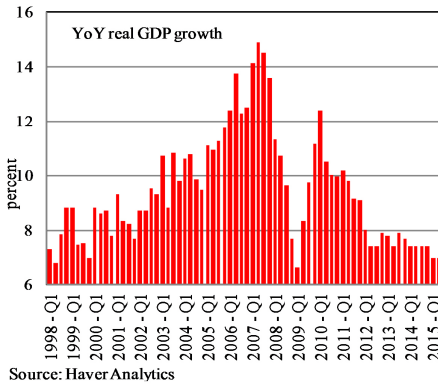


7 بیرونی شعبہ

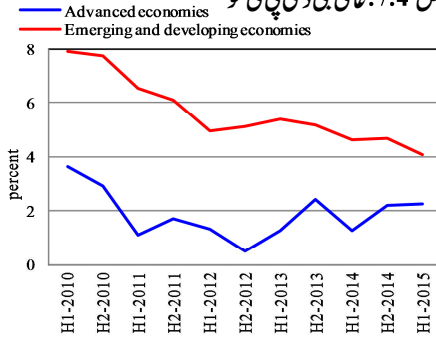
7.1 عالمی اقتصادی جائزہ

مالی سال 15ء عالمی معیشت کے لیے ایک اہم سال تھا۔ سال کی شروعات وفاقی فنڈ کی شرحوں میں اضافے کی قیاس آرائیوں سے ہوئی کیونکہ امریکہ نے اپنا مقداری نری کا پروگرام ختم کر دیا تھا جس کے نتیجے میں بھاری سرمایہ امریکہ واپس آ گیا اور ڈالر کی قدر بڑھ گئی جو 11 برسوں کے دوران اس کی قدر میں ہونے والا بلند ترین اضافہ ہے (شکل 7.1)۔ چین میں اقتصادی سست روی گہری ہو گئی جبکہ جی ڈی پی کی نمو تیزی سے اس سطح کو چھو رہی ہے جو بحران کی مدت میں تھی (شکل 7.2)۔ دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے: روس پر پابندیاں مزید سخت ہو گئیں، برازیل بدعنوانی کے ایک بڑے اسکینڈل سے متاثر ہوا؛ ملائیشیا اور تھائی لینڈ سیاسی افراتفری کا شکار رہے اور خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں علاقائی تنازعات نے شدت اختیار کر لی تھی۔ کمزور عالمی معیشت کے نتیجے میں تیل کی عالمی قیمتیں تیزی سے کم ہو گئیں اور دسمبر 2014ء میں 5 برس کی پست ترین سطح پر آ گئیں (شکل 7.3)۔ اس مدت کا اہم واقعہ یونان میں بائیں بازو کی جماعت سیریزا کا اقتدار سنبھالنا تھا جس نے فوری طور پر بیل آؤٹ پروگرام کے خاتمے کا مطالبہ کر دیا۔ جرمنی کی قیادت میں قرض دہندگان کے لیے یونان کے بانڈز کی بیکار کے زمرے میں درجہ بندی مایوس کن تھی۔ یونان جون میں آئی ایم ایف کو قرض کی قسط ادا کرنے میں ناکام رہا۔ بیل آؤٹ کا فیصلہ کرنے کے لیے رائے عامہ کا ایک جائزہ منعقد کیا گیا اور حکومت نے ملک سے کرنسی کے ممکنہ اخراج کو روکنے کے لیے سرمائے پر پابندیاں عائد کر دیں۔ یورو علاقے سے یونان کا اخراج بھی متوقع تھا لیکن آخری وقت میں سمجھوتہ طے پانے سے مشترکہ کرنسی کی سالمیت کو بچانا ممکن ہو گیا۔

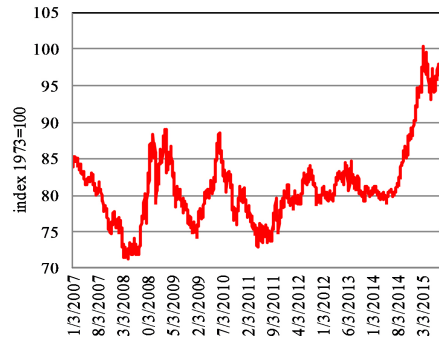
شکل 7.2: سرد پڑتا چین



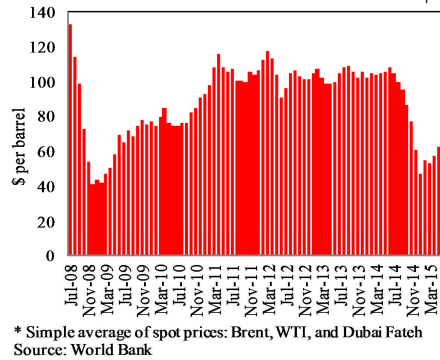
شکل 7.4: عالمی جی ڈی پی کی نمو



شکل 7.1: امریکی ڈالر کا اشاریہ



شکل 7.3: خام تیل کی عالمی قیمت



اس افراطی میں ای سی بی کی جانب سے سیالیت کے ادخالات اور امریکہ میں سازگار مالی حالات کے باعث ترقی یافتہ ممالک میں معاشی نمو کے استحکام کا سلسلہ جاری رہا (شکل 7.4)۔¹ خصوصاً، امریکہ کی اقتصادی نمو کی رفتار متاثر کن تھی کیونکہ صارفین کے اعتماد کی بحالی شروع ہو گئی تھی اور خوردہ قیمتوں میں استحکام دیکھا گیا۔ اگرچہ امریکی ڈالر مہنگا ہونے سے خالص برآمدات پر منفی اثرات مرتب ہوئے لیکن صرف کے اخراجات میں اضافے سے امریکی جی ڈی پی کو تقویت حاصل ہوئی اور جولائی تا جون 2015ء کے دوران اس میں 2.7 فیصد کی اوسط نمو ہوئی۔² مالیاتی یکجائی سے سست روی نہیں آئی بلکہ اس کا الٹ اثر ہوا۔ حکومتی اخراجات میں جولائی تا جون 2015ء کے دوران سال بسال اضافہ دیکھا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں کمی کا رجحان تھا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ روزگار کی شرح سات برسوں کی پست ترین سطح پر آ گئی ہے اور روزگار کی سخت منڈی کے باعث اجرتوں میں بحالی بھی نمایاں ہے۔

دیگر ترقی یافتہ ممالک میں معاشی نمو ملی جلی رہی کیونکہ بعض ممالک (جیسے برطانیہ، جرمنی، فرانس اور اسپین) میں معاشی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا جبکہ دیگر (جاپان اور اٹلی) میں ٹھہراؤ دیکھا گیا۔ یورپی مرکزی بینک کے اثاثہ جاتی خریداری کے پروگرام اور تیل کی مالی قیمتوں میں تیزی سے کمی نے یورپی یونین کی مجموعی نمو کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسی طرح امریکہ میں ہونے والی معاشی نمو بڑی حد تک صرف پر مبنی تھی جبکہ یورو کی کمزوری کے باعث خالص برآمدات نے بھی اس کو متاثر کیا۔ تاہم، سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہونے میں کچھ وقت لگے گا جو قرضوں کے بھاری بوجھ (یونان، آئرلینڈ، پرتگال اور اٹلی)، پالیسی سے متعلق غیر یقینی کیفیت اور مالی شعبے کی خراب پینلٹی شپس کے باعث بری طرح مجروح ہوا ہے۔ جاپان میں صرف ٹیکس میں اضافے کے نتیجے میں پورے 2014ء کے دوران جی ڈی پی کے سکتز نے کام لیا جاری رہا۔ اگرچہ 2015ء کی پہلی سہ ماہی کی معاشی نمو توقع سے زیادہ تھی لیکن دوسری سہ ماہی میں یہ ایک بار پھر سکتز نا شروع ہو گئی۔

ترقی پذیر ابھرتے ہوئے ممالک کا نمایاں پہلو چین کی معاشی نمو کی شرح میں مسلسل کمی تھی۔ تاہم تین سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ معین سرمایہ کاریوں کی سست روی کے باعث حقیقی جی ڈی پی کی نمو 7 سال کی پست ترین سطح پر ہے۔ پراپرٹی میں سرمایہ کاریاں جن کا چین کی جی ڈی پی میں حصہ تقریباً 20 فیصد ہے، اسے کساد بازاری کا سامنا ہے کیونکہ فروخت نہ ہونے والے مکانات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور پراپرٹی ڈویلپر زبھاری قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ نومبر 2014ء سے پالیسی شرح سود میں تین بار کٹوتی کی جا چکی ہے لیکن زر کی نمو ابھی تک بحال نہیں ہو سکی۔ دیگر معیشتوں کے امکانات کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ آئندہ مہینوں میں چین کی معیشت کیسی کارکردگی دکھاتی ہے کیونکہ امریکہ کے بعد یہ دنیا میں درآمد کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے اور عالمی درآمدات میں اس کا حصہ تقریباً 11 فیصد بنتا ہے۔

خصوصاً، لاطینی امریکہ اور جزائر غرب الہند کا خط چین کی سست روی سے متاثر ہوا ہے۔ پالیسی اصلاحات سے متعلق غیر یقینی صورت حال اور اجناس کی پست قیمتوں سے اس خطے کی اقتصادی سست روی میں مزید شدت آ گئی تھی۔ کولمبیا اور وینزویلا میں معاشی نمو تیل کی پست قیمتوں سے متاثر ہوئی جبکہ چلی اور پیرو کوتاہی اور جست کی گرتی ہوئی قیمتوں نے نقصان پہنچایا۔ برازیل کے لیے خام لوہے کی قیمت میں کمی واحد مسئلہ نہیں تھا بلکہ تیل پیدا کرنے والے ریاستی ادارے (پیٹروباس) کے ایک بڑے اسکینڈل نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ ملک کو تاریخ کے بدترین قحط سے بھی نقصان پہنچا جبکہ بجلی کی قلت بڑھنے سے بجلی اور فراہمی آب کی راشن بندی کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔

ہمیں توقع نہیں ہے کہ آئندہ مہینوں میں عالمی معیشت آج کے مقابلے میں بہت زیادہ مختلف ہوگی، کم از کم مالی سال 16ء کے آخر تک کسی تبدیلی کا امکان نہیں۔ چین کی معاشی نمو کی ”نیو نارمل“ سطح کتنی پست ہوتی ہے، ابھی یہ دیکھنا باقی ہے۔⁴ اگرچہ چین سست لیکن پائیدار معاشی نمو کی راہ پر گامزن ہے اور یہ معاشی نمو کو موجودہ سطح سے مزید نیچے نہیں جانے دے گا۔ یوآن کی قدر میں حالیہ کمی اور بلند مالیاتی اخراجات آخری وقت میں کمی کی جانے والی جارحانہ کوششیں ہیں۔ اس سے قطع نظر، ایک سدھرا ہو چین بہت حد تک بحران کے بعد کی عالمی معیشت کا لازمی حصہ ہوگا۔ صورت حال کا دار و مدار دو اہم عوامل پر ہوگا جو مستقبل کی عالمی معاشی نمو کا تعین کریں گے۔ اول، اجناس میں تیزی ختم ہو گئی ہے، اس لیے خلیج تعاون کونسل، وسط ایشیائی ریاستوں اور لاطینی امریکہ کی وسائل سے مالا مال معیشتوں میں بلند نمو کا دور ممکنہ طور پر گزر چکا ہے۔⁵ دوم، تجارتی حجم بلند ترین سطح پر پہنچ چکے ہیں جن

1 مارچ 2015ء سے ای سی بی نے بانڈ کی خریداریاں 12 ارب پاؤنڈ (اوسطاً) سے بڑھا کر 60 ارب پاؤنڈ ماہ تک کر دی تھیں۔

2 جولائی تا جون 2015ء کے دوران اشیاء و خدمات کی درآمد میں 5.0 فیصد سال بسال (اوسطاً) اضافہ ہوا۔ ایک سال پہلے کی اسی مدت میں درآمدات میں صرف 2.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (ماخذ: امریکی فخر برائے اقتصادی جائزہ بی ای اے)۔

3 جولائی 2014ء تا جون 2015ء کے سہ ماہی ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ نمو کی تطبیقی حقیقی جی ڈی پی میں 2.7 فیصد سال بسال کی اوسط نمو ہوئی ہے۔ جولائی 2013ء اور جون 2014ء کے دوران امریکی معیشت میں 2.1 فیصد کی اوسط شرح سے نمو ہوئی تھی۔

4 ”نیو نارمل“ کی اصطلاح عالمی مالی بحران کے بعد کی مدت میں عالمی معیشت کی کیفیت کے متعلق ہے۔ چین کے لیے یہ اصطلاح اس کیفیت کے لیے مستعمل ہے جس میں معیشت غیر معمولی بلند نمو کی مدت کے بعد داخل ہوتی ہے۔

5 تیل و پیٹرولیم کا شعبہ اہم نشاۃ ہے جس میں صرف طلب ہی تکلیف دہ نہیں بلکہ گیس کی پیداوار میں اضافے کے باعث اس کی رسد بھی تیزی سے بڑھ گئی ہے۔

سے پتہ چلتا ہے کہ ایشیا کی برآمدات پر مبنی ایشیا سازی والی معیشتوں کو مشکلات پیش آئیں گی۔ فی الوقت یہ معیشتیں کرنسی کے انتظام کے ذریعے صورت حال سے عہدہ برآہوری ہیں لیکن طویل مدت میں پیداواریت کے فوائد اور تنوع کو اس کھیل میں بالادستی حاصل رہے گی۔

توقع ہے کہ بھارت دنیا کی اہم معیشتوں کے مقابلے میں بلند نمو دکھائے گا۔ افرادی قوت، زراعت، کان کنی اور بجلی کے شعبے میں مزید اصلاحات سے مستقبل میں بھارت کی معاشی نمو مزید بڑھ سکتی ہے۔ ویت نام بھی ایشیا میں ایشیا سازی کے ایک نئے مرکز کی حیثیت سے ابھر رہا ہے۔ کمبوڈیا بھی اس سے زیادہ پیچھے نہیں۔ تاہم، بحیثیت مجموعی بھارتی ہوئی معیشتوں کو ایسی ساختی اصلاحات سے قبل کچھ برسوں تک معتدل نمو کا سامنا ہوگا جن سے انفراسٹرکچر اور رسدی رکاوٹوں میں کمی کے ذریعے مجموعی پیداواریت میں بہتری لائی جاسکے۔

ان حالات میں یورپی یونین اور امریکہ جیسی ترقی یافتہ معیشتیں عالمی معاشی نمو کو بڑھائیں گی جسے تیل کی پست قیمتوں اور مالیاتی یکجائی کے اثرات میں کمی سے تقویت حاصل ہوگی۔ یورپی یونین کو کرنسی کی قدر میں کمی اور پست شرح سود سے فائدہ پہنچے گا لیکن مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ خط اپنے بینکاری نظام کی بیلنس شیٹ کو جلد از جلد صاف کرے، ساختی اصلاحات میں تیزی لائی جائے اور نظم و نسق کے فریم ورک کو مزید بہتر بنایا جائے۔ امریکہ میں رد و بدل کے بعض اہم اقدامات پر عملدرآمد کا وقت قریب آ رہا ہے جیسے وفاقی فنڈ کی شرحوں میں اضافہ جس سے سرمائے کی آمد اور کرنسی و مالی منڈیوں کا رد عمل دیکھنے کو ملے گا۔

پاکستان کے خدشات بھی ابھرتی ہوئی معیشتوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ چینی معیشت کی سست روی اور کائی قیمتوں میں کمی کے باعث برآمدی محصولات میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ یورپی یونین نے بھی پاکستان (اور دیگر برآمد کنندگان) سے خریداریوں میں کٹوتی کر دی ہے کیونکہ کمزور یورو نے مقامی ایشیا کو زیادہ مسابقت کا حامل بنا دیا ہے۔ پاکستان کو تیل کی پست قیمتوں کے باوجود درآمدات سے زیادہ فائدہ نہیں پہنچ سکا کیونکہ مالی سال 15ء میں غیر تیل درآمدات بڑھ گئی تھیں (سیکشن 7.5)۔ مثبت پیش رفت یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں نے ترسیلات زر کی نمو کو متاثر نہیں کیا بلکہ تیل کی دولت سے مالا مال خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے ترسیلات زر کی نمو گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی ہے، جس کا سبب ان ممالک کے زرمبادلہ کے ذخائر ہیں جن سے انفراسٹرکچر پر بھاری اخراجات کیے گئے۔ اگر تیل کی قیمتوں میں بحالی نہیں ہوتی تو یہ رجحان طویل عرصہ برقرار نہیں رہ سکتا۔

7.2 پاکستان کا بیرونی شعبہ: امکانات اور دشواریاں

پاکستان کے بیرونی شعبے میں بہتری کا جو عمل گزشتہ برس شروع ہوا تھا اس میں مالی سال 15ء کے دوران مزید بہتری آئی ہے۔ سال میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 4.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جو آخر جون 2015ء تک بڑھ کر تاریخ کی بلند ترین سطح 18.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔⁶ سرکاری رقوم کی آمد اور بین ال بینک منڈی سے اسٹیٹ بینک کی اسپاٹ خریداریوں کی بدولت خالص عالمی ذخائر پہلے کے مقابلے میں کافی بہتر حالت میں ہیں۔ بیرونی شعبے میں اس سہولت کی عکاسی پیشتر مدت میں قدرے مستحکم پاکستانی روپے سے ہوتی ہے۔⁷

آئی ایم ایف کے پروگرام سے سال کے دوران پاکستان کے ذخائر کو اہم تقویت حاصل ہوئی۔ اس پروگرام کی مد میں مالی سال 15ء کے دوران ملک کو 2.0 ارب ڈالر کی خالص زرمبادلہ اعانت ملی جبکہ گزشتہ برس پاکستان نے فنڈ کو 0.6 ارب ڈالر واپس کیے تھے۔⁸ اس پروگرام کے کامیاب تسلسل کے باعث دیگر قرض دہندگان کا اعتماد بحال ہو گیا جس سے حکومت کو سال کے دوران صکوک کے اجراء، نجکاری اور مختلف سرکاری منصوبوں کے لیے عالمی مالی اداروں سے 1.8 ارب ڈالر کی فنڈنگ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ بیرونی فنڈنگ کی دستیابی سے جاری کھاتے کے خسارے کو، جو پہلے ہی کارکنوں کی بلند ترسیلات زر کے باعث کم تھا، پورا کرنا آسان ہو گیا (شکل 7.5)۔ عالمی مالی اداروں اور قرضہ جاتی درجہ بندی والی ایجنسیوں نے ریاستی صحت اور پاکستان کے بیرونی شعبے میں مجموعی استحکام کی توثیق کی ہے۔⁹

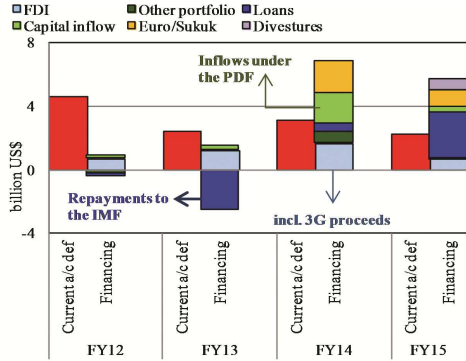
⁶ آخر ستمبر 2015ء تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 20 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ گئے تھے۔

⁷ سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 3.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم تب سے آخر جون 2015ء تک اس کی قدر میں 0.8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

⁸ حکومت کو آئی ایم ایف کی اعانت میزانیہ قرضے کی داہمی کوشاں کرنے کے بعد مالی سال 15ء میں آئی ایم ایف سے مجموعی خالص قرض گیری 1.43 ارب ڈالر تھی۔

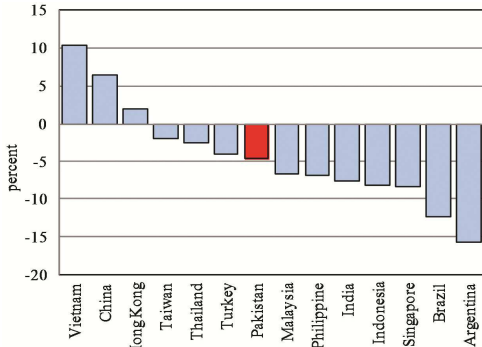
⁹ جون 2015ء میں مؤثر بننے والے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی کو Caa1 سے B3 کر دیا تھا۔

شکل 7.5: بیرونی توازن کا خلاصہ



Source: State Bank of Pakistan

شکل 7.6: م:س 15ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدی نمو



Source: Haver Analytics

طویل مدت میں معاشی استحکام کی پائیداری کے لیے دو عوامل کلیدی اہمیت کے حامل ہیں: برآمدات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری۔ مالی سال 15ء کے دوران برآمدات میں 3.9 فیصد کی (بیشتر مقدار میں) آئی ہے جبکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری نصف سے بھی کم ہو چکی ہے۔ اصل میں یہ ان دو اظہاریوں کی کمزوری ہی ہے جس نے گزشتہ چند برسوں کے دوران پاکستان کا بیرونی قرضوں پر انحصار بڑھا دیا ہے۔ ان اظہاریوں میں بہتری لانا اور نئے قرضوں کے ساتھ پرانے قرضوں کی واپسی کی صلاحیت پیدا کرنا ہمارے لیے تشویش کا باعث ہے۔

جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے تو اس کے ذمہ دار بظاہر عالمی عوامل ہیں۔ کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں کو پست برآمدی آمدنی کے مسئلے کا سامنا ہے کیونکہ اجناس کی کمزور قیمتیں نامیہ برآمدی قدروں پر اثر انداز ہوتی ہیں (شکل 7.6)۔ برآمدی مقدار بھی منجمد ہے کیونکہ کمزور یورو نے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے دنیا کی سب سے بڑی برآمدی منڈی میں مسابقت کو مشکل بنا دیا ہے۔¹⁰ چین جس کا عالمی درآمدات میں حصہ 10 فیصد ہے اس کی طلب بھی کم ہو کر زیادہ پائیدار سطح پر آ رہی ہے۔

تاہم، ان اجتماعی مسائل کے باوجود پاکستان کے لیے تین اہم عوامل تشویش کا باعث ہیں (i) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے برآمدی حجم میں کمی واقع نہیں ہوئی۔¹¹ لیکن پاکستان کے معاملے میں

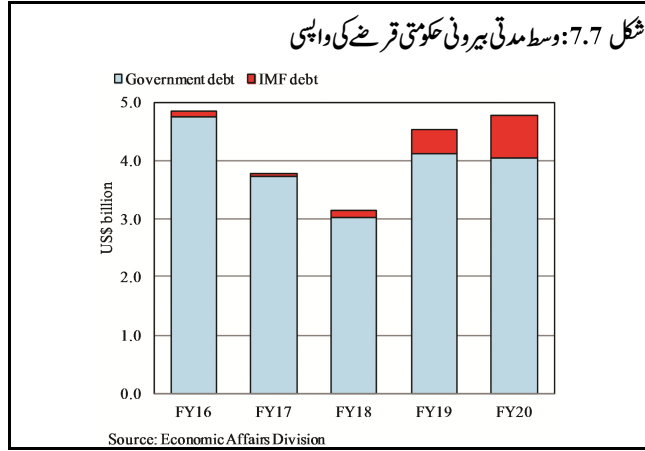
برآمدات میں کمی کا سبب مقدار میں کمی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خواہ قیمتیں گزشتہ برس کی سطح پر ہی کیوں نہ رہیں، پاکستان کی برآمدات میں کمی تین تہی (ii) چوتھی سہ ماہی سے عالمی برآمدات میں پاکستان کا حصہ کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس مدت کے دوران پاکستان اور دیگر ممالک کی کرنسیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کافی فرق پایا گیا۔ مالی سال 15ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر حقیقی لحاظ سے بڑھی جبکہ دیگر ایشیائی کرنسیوں میں حقیقی کمی واقع ہوئی (سیکشن 7.5) اور (iii) یورو کی کمزوری نے تقریباً ہر برآمدی ملک کے لیے یورپی یونین کو ایک مشکل منڈی بنا دیا ہے لیکن پاکستان تیزی سے ترقی کرتی امریکی معیشت سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہا۔ اصل میں پاکستان کی امریکہ کو برآمدات ایک ایسے وقت میں کم ہوئی ہیں جب امریکہ کی مجموعی درآمدات میں ریکارڈ بلند اضافہ ہوا ہے۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے متعلق بھی تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ اس مدت میں رقوم کی آمد مالی سال 15ء میں گزشتہ برس کے مقابلے میں نصف رہ گئی ہے۔ اگرچہ اندرونی مسائل برقرار رہے لیکن مالی سال 15ء کے دوران بیرونی سرمایہ کاریوں کے لیے بھی عالمی ماحول سازگار نہیں تھا۔¹² فیکسٹائل، پن بجلی اور موٹر سائیکلوں کی صنعتوں کے علاوہ معیشت کے تمام شعبوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کثیر القومی کمپنیوں نے پاکستان اسٹیل، سیمنٹ اور دواسازی کے شعبوں سے سرمایہ نکال لیا (سیکشن 7.4)۔ موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع کی منتقلی کا حجم مالی سال 15ء میں تاریخ کی بلند ترین سطح 13 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے جو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا چار گنا ہے۔

¹⁰ 2014ء کی عالمی درآمدات میں یورپی یونین کا حصہ 32 فیصد تھا (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔

¹¹ مثلاً، تیل کی قیمتیں بھارت، انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن کی برآمدات میں رکاوٹ بنیں جبکہ تھائی لینڈ چادل اور بڑی کم قیمتوں سے متاثر ہوا۔

¹² عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 2014ء میں 16 فیصد کی گئی جس کی وجوہات میں عالمی معیشت کی کمزوری، سرمایہ کاروں میں پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال اور بڑھتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی خطرات شامل ہیں (ماخذ: یو این سی ڈی اے ڈی)۔



برآمدات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے متعلق خدشات برقرار ہیں جبکہ سرمایہ کاری سرگرمی کے احیا کو قائم رکھنا دشوار ہوگا کیونکہ اس کا مطلب ہوگا اشیائے سرمایہ اور خام مال کی اضافی درآمد۔ اس ضمن میں ہمارے زرمبادلہ کے محدود وسائل رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ مالی سال 15ء کے دوران درآمدات (فولاد، مشینری، صنعتی کیمیکلز) میں ہونے والی بیشتر نمو ملکی انفراسٹرکچر پر اخراجات کو تقویت بہم پہنچانے کے لیے ہوئی تھی، جسے پاکستان کے حالیہ مالیاتی اخراجات میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔¹³ اسی طرح، بیمار پبلک ٹرانسپورٹ کی بحالی کے اقدامات بھی بلند درآمدات کو ظاہر کرتے ہیں جن میں پی آئی اے کے لیے طیارے، پاکستان ریلویز کے انجن اور اپنا روزگار اسکیم کے تحت کاروں کی اسمبلنگ کے پرزے شامل ہیں۔ درآمدات پر

اضافی دباؤ سال کی پہلی ششماہی میں غذائی شعبے سے آیا۔ اس مدت میں درآمد کنندگان نے پست قیمتوں (روغنی بیجوں، گندم، پام آئل وغیرہ) سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیزی سے آرڈرزد دیے جبکہ پیاز، لہسن اور ٹماٹر جیسی اہم سبزیوں کی بلند درآمد کا سبب سیلاب کے اثرات تھے۔ یہ دباؤ تیسری سہ ماہی میں معدوم ہو گیا تھا جب متعدد اجزا پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی گئی اور عالمی قیمتوں میں استحکام آ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ غیر تیل درآمدات میں اضافے نے پست درآمدی بل سے حاصل ہونے والے بیشتر فوائد کو زائل کر دیا تھا (سیکشن 7.5)۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی سرگرمی درآمدات پر بہت انحصار کرتی ہے اور معاشی نمو بڑھانے کی کسی بھی کوشش سے ہماری زرمبادلہ کی ضروریات بڑھ جائیں گی۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران اضافی درآمدات کی مالکاری کا بوجھ کارکنوں کی ترسیلات زر نے اٹھایا ہوا تھا کیونکہ برآمدات (اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری) میں با مقصد نمو نہیں ہو رہی تھی۔¹⁴ تاہم، ترسیلات زر کی مستقبل میں نمو کا دار و مدار بڑی حد تک خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کے مالیاتی اخراجات پر ہوگا۔ اگر تیل میں کساد بازاری برقرار رہی تو ہمیں ترسیلات زر میں ممکنہ سست روی کے لیے تیار ہونا چاہیے۔

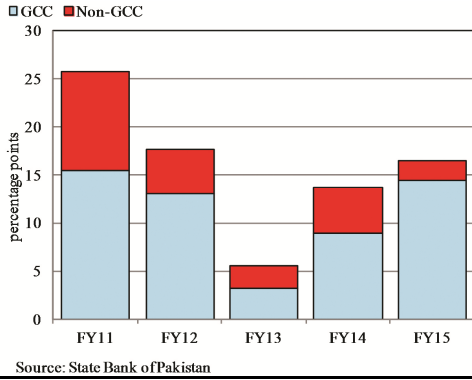
ایسی صورت حال میں پاکستان کے لیے بلند معاشی نمو کا واحد ممکنہ عامل صرف بیرونی قرضے ہی رہ جاتے ہیں اور یہ وہی مقام ہے جہاں پر پائیداری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ قرضوں کی واپسی کا بوجھ زرمبادلہ کی ضروریات بڑھاتا ہے اور درآمدات میں توسیع کی گنجائش کم ہو جاتی ہے۔ شکل 7.7 سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں مستقبل میں صرف بیرونی قرضوں کی واپسی کے لیے مزید کتنا زرمبادلہ درکار ہوگا۔ یہاں اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ عالمی معیشت کے تیزی سے بدلتی ہوئی حرکیات نے پاکستان کے لیے زرمبادلہ کے حصول کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔ خاص طور پر ذیل میں مذکور حالات اہمیت کے حامل ہیں:

چین میں سسست روی: چین، پاکستان کے لیے دوسری بڑی منڈی ہے جس کا برآمدات میں حصہ 10 فیصد ہے۔ ایشیا کی سب سے بڑی معیشت میں حالیہ سست روی کچھ مقامی صنعتوں کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے جنہیں گذشتہ برسوں کے دوران چین کی مضبوط طلب سے فائدہ پہنچا تھا۔ پاکستان، چین کو جو بیشتر اجزا برآمد کرتا ہے ان میں سوتی دھاگہ، کپڑے، کرومیم کچ دھات، خام کھالیں، سنگ مرمر اور تانبے کی اشیاء جیسے صنعتی خام مال شامل ہیں۔ چین کی اقتصادی سست روی کے زیادہ مضبوط اثرات کپاس کی ٹیکسٹائل مصنوعات پر مرتب ہوں گے جن کا چین کو مجموعی برآمدات میں حصہ 30 فیصد سے زائد ہے (سیکشن 7.5)۔ دیگر خام مال کی طلب بھی کمزور ہو گئی ہے کیونکہ مجموعی صنعتی سرگرمی اور برآمدی نمو کم ہو رہی ہے۔ جولائی تا جون 2015ء کے دوران چین کی مجموعی برآمدی نمو سیکڑ کر صرف 6.1 فیصد سال بسال رہ گئی ہے جو بحران سے پہلے کی مدت (جولائی 09ء تا جون 14ء) کے دوران اوسطاً 12.8 فیصد سالانہ رہی تھی۔

¹³ مالی سال 15ء کے دوران مجموعی سرکاری سرمایہ کاری میں 25.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 1.9 فیصد کی ہوئی تھی۔ تعمیرات میں سرمایہ کاریوں میں 22.2 فیصد جبکہ بجلی کی پیداوار اور گیس اور تقسیم میں 23.0 فیصد اضافہ ہوا۔

¹⁴ مالی سال 15ء میں پاکستان کے درآمدی بل کی 45 فیصد مالکاری ترسیلات زر سے کی گئی۔

شکل 7.8: ترسیلات زر میں نمو کے اجزائے ترکیبی



ویت نام کا ابھرنا: گزشتہ چند برسوں سے کارمنٹس، جوتے اور فرنیچر جیسی جاذب محنت مصنوعات کی اشیا سازی بتدریج چین سے ویت نام کو منتقل ہو رہی ہے۔ نوجوان افرادی قوت کی دستیابی اور پست اجرتوں کی وجہ سے ویت نام کچھ عرصہ پہلے ہی ایشیا کی اشیا سازی کے ایک نئے مرکز کے طور پر ابھرا ہے اور اب یہ میوبائل فون، کمپیوٹر، الیکٹرونکس اور گاڑیوں کے پرزے جیسی قدر اضافی کی حامل مصنوعات فروخت کر رہا ہے۔ صرف گزشتہ پانچ برسوں میں اس کی امریکہ اور یورپی یونین کو درآمدات دگنی سے زائد ہو چکی ہیں۔¹⁵ حال ہی میں ویت نام نے امریکہ کے ساتھ بین بحر الکاہل شراکتی سمجھوتہ کر کے پاکستان سمیت کئی کاروباری حریفوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح ویت نام اور یورپی یونین کے درمیان دوطرفہ آزاد تجارت کے سمجھوتے پر پیش رفت ہو رہی ہے۔ ان مذاکرات کی کامیابی کے نتیجے میں سمجھوتہ طے پانے سے ویت نام کو دنیا کی سب سے بڑی منڈیوں تک ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہو جائے گی۔

یورپی یونین کی منڈی اور کرنسی کی جنگ: چونکہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں یورو کمزور ہو چکا ہے، اس لیے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے یورپی یونین کی منڈی میں مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران یورپی یونین کی مجموعی درآمدات میں کمی آئی ہے کیونکہ صارفین مقامی اشیا کو ترجیح دینے لگے ہیں۔¹⁶ اس لیے کٹے کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے جس سے برآمد کنندگان اپنے مارجن میں کمی پر مجبور ہو گئے ہیں۔ وہ ممالک زیادہ پریشان ہیں جہاں معاشی نمو کا زیادہ انحصار برآمدات پر ہے۔ چین نے اس کے رد عمل میں اگست 2015ء میں یوان کی قدر میں کمی ہے جس کے بعد اسٹیٹ بینک آف ویت نام کی جانب سے ایسا ہی اقدام کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی کچھ مرکزی بینک برآمدات بڑھانے کے لیے از خود اپنی کرنسیوں کی قدر میں کمی کے اقدامات کر رہے تھے جیسے ریزرو بینک آف انڈیا اور بینک آف تھائی لینڈ (سیکشن 7.4)۔

امریکی منڈی اور مصنوعات کی عدم مطابقت: ویت نام کا خطرہ نمودار ہونے سے کافی عرصہ پہلے ہی امریکی منڈی میں پاکستان کا حصہ کم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ سبب یہ ہے کہ پاکستان وہ چیزیں پیدا نہیں کر رہا جن کی امریکہ میں طلب ہے یعنی مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائلز۔ امریکہ پاکستان کی مصنوعات کا سب سے بڑا خریدار ہے اور مجموعی برآمدات میں اس کا حصہ 15 فیصد ہے جس میں تقریباً 80 فیصد صرف دو اجزاء ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائلز پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں اجزاء امریکہ کی منڈی سے 13 ارب ڈالر حاصل کرتے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے امریکہ میں مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائلز کی طلب بڑھ رہی ہے جس نے سوئی ٹیکسٹائلز کی منڈی پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ صرف گزشتہ 5 برسوں میں سوئی ٹیکسٹائلز کا حصہ 40 فیصد سے گر کر صرف 31 فیصد رہ گیا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان صرف سوئی ٹیکسٹائلز کی پیداوار میں الجھا ہوا ہے اور مقامی ٹیکسٹائل سازی میں انسانی ساختہ مصنوعی ریشے کے استعمال کو فروغ نہیں دے سکا۔

تیل میں گراؤ اور خلیج تعاون کونسل: مالی سال 15ء کی چوتھی سہ ماہی میں اضافے کے بعد اگست 2015ء میں تیل کی قیمتیں ایک بار پھر کمزور ہو گئیں۔ چین کی جانب سے کمزور طلب اور منڈی میں حصہ لینے کے لیے سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان جنگ کے باعث رسد کی مقدار وافر ہو چکی ہے۔ ایران پر اپنی سمجھوتے کی خبروں نے منڈی میں خوف کی شدت کو بڑھا دیا تھا کیونکہ پابندیوں کے خاتمے سے ایران بھی عالمی منڈی میں تیل کی خاصی مقدار فراہم کرنے لگے گا۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک جو مالیاتی اخراجات کے لیے تیل کے محصولات پر بہت انحصار کرتے ہیں، اگر تیل کی قیمتوں میں گراؤ کا رجحان جاری رہا تو وہ اخراجات کا تسلسل برقرار رکھنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ پاکستان میں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ترسیلات زر میں ہونے والی نمو کا اہم منبع خلیج تعاون کونسل کے ممالک تھے جو اپنی تیزی سے ترقی کرتی تعمیرات کی صنعت کے لیے تارک وطن کارکنوں پر بہت انحصار کرتے ہیں (شکل 7.8)۔

15 2014ء میں ویت نام کی امریکہ کو برآمدات 2010ء کے 16 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2014ء میں 32 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اسی طرح یورپی یونین کو برآمدات 2010ء کے 14.7 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2014ء میں 34.74 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں (ماخذ: آئی ٹی سی)۔

16 خصوصاً، ان ممالک کی برآمدات متاثر ہوئی ہیں جن کے ساتھ یورپی یونین کا دوطرفہ تجارتی سمجھوتہ موجود نہیں جیسے بھارت اور انڈونیشیا (سیکشن 7.5)۔

نئے مواقع دشواریوں پر قابو پانے میں معاون ہو سکتے ہیں

رکاوٹ ہونے کے باوجود تیل کی پست قیمتوں نے پاکستان کو ادائیگیوں کے توازن میں ساختی کمزوریوں کو دور کرنے کا اچھا موقع فراہم کیا ہے۔ کچھ عرصے تک درآمدات کا بوجھ کم کر کے پاکستان برآمدات اور سرمایہ کاری بڑھانے کے وسط تاپو بل مدت اقدامات پر توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ مثلاً گذشتہ چند برسوں کے دوران توانائی اور امن وامان کی ناسازگار صورت حال کے باعث پاکستان پیداواری سرمایہ کاریوں سے محروم ہو گیا ہے۔ تاہم، حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حالیہ پیش رفت سے ان خدشات کے جلد حل میں مدد مل سکتی ہے جس سے معیشت کے لیے نئے مواقع کی تخلیق کے ذریعے تاریخ کے مشکل ترین دور سے باہر آنا ممکن ہوگا۔

پاک چین اقتصادی راہداری: ہمارے انفراسٹرکچر اور توانائی کے شعبے کے دیرینہ مسائل حل کرنے میں مواقع فراہم کرنے والی پاک چین اقتصادی راہداری میں سڑکوں، ریلوے نیٹ ورکس اور ٹیلی مواصلات کی تعمیر، گوادرنہ گاہ کو ترقی دینا، اور بجلی کی پیداوار اور ترسیل کے بڑے منصوبے شامل ہیں۔¹⁷ تھرمل پیداواری منصوبے معاون ثابت ہوں گے خصوصاً وہ جو مقامی کوئلہ استعمال کریں گے۔ نجی بجلی و انفراسٹرکچر بورڈ نے حال ہی میں تھرمل ایک ایسے پلانٹ (1320 میگا واٹ) کی منظوری دی ہے۔ حکومت نے مالی سال 16ء کے دوران چین سے تقریباً 207 ارب روپے (2.1 ارب ڈالر) کی وصولی کا تخمینہ لگایا ہے جس میں سے پاک چین اقتصادی راہداری کے تحت ملتان سکھر سیکشن کے لیے بیرونی قرضے کی شکل میں 45 ارب روپے (445 ملین ڈالر) ملنے کی توقع ہے۔

ایران اینٹی سمسجھوتہ: اس سمجھوتے کے نتیجے میں کئی ممالک کے لیے ایران کی منڈی کھل جائے گی جو قبل ازیں اقوام متحدہ کی پابندیوں کی وجہ سے ایران کے ساتھ مالی لین دین کرنے کے محاذ نہیں تھے۔ فی الوقت چین، بھارت اور ترکی جنہوں نے کبھی ایران پر پابندیوں کی حمایت نہیں کی تھی انہیں دیگر ممالک پر برتری حاصل ہے کیونکہ یہ ممالک ایک ایسے وقت میں ایرانی بینکوں کے ساتھ دوطرفہ تجارت بڑھانے میں کامیاب رہے تھے جب ایرانی بینکوں کا سوئفٹ نظام سے رابطہ منقطع کر دیا گیا تھا۔ اب ایران کی عالمی معیشت کے ساتھ دوبارہ یکجائی کے باعث پاکستان کی آنکھیں اس منڈی پر لگی ہوئی ہیں تاکہ اپنے نارج، ادویات، کاغذ، چینی اور فرنیچر کی برآمدات بڑھائی جاسکیں۔

امن وامان کی صورت حال میں بہتری: ملک بھر میں سلامتی کی صورت حال بہتر بنانے کے لیے فوجی کارروائیاں کامیابی سے جاری ہیں جن کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ گذشتہ برسوں کے مقابلے میں 2015ء میں دہشت گرد حملوں اور ہلاکتوں کی تعداد میں خاصی کمی آچکی ہے۔¹⁸ کاروباری برادری نے اس پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کیونکہ صارفین کے اخراجات اور خوردہ فروخت میں حالیہ مہینوں کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ امید ہے کہ اس سے بیرون ملک بھی پاکستان کی ساکھ بہتر ہو جائے گی کیونکہ یہ پاکستان میں کثیر القومی کمپنیوں کی جانب سے سرمایہ کاری سے گریز کی ایک اہم وجہ تھی۔ گذشتہ چند برسوں میں ہماری برآمدات بھی متاثر ہوئی ہیں کیونکہ خریدار یہاں پر اشیاء سازی کی تنصیبات کا دورہ نہیں کر سکتے۔

استفادے کا وقت

عالمی معیشت کی بدلتی ہوئی حرکیات کے باعث پاکستان کے لیے یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ وہ اپنے موجودہ مقام کا جائزہ لے اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل کی سمت متعین کرے۔ ہماری تجارتی پالیسی کے طویل مدتی تجزیے سے کئی خامیوں کی نشاندہی ہوتی ہے جنہوں نے پاکستان کے برآمدی امکانات کو شدید نقصان پہنچایا ہے (خصوصی سیکشن 1)۔ درآمدات پر دارومدار اور ملک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی پست سطح بھی ان کمزوریوں کی عکاس ہیں۔ تاہم، ہمیں یقین ہے کہ عالمی منڈی میں مشکلات کے باوجود پاکستان اب بھی بحالی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

مستقبل کی حکمت عملی کا اہم ترین جز ایک جامع صنعتی پالیسی کی تشکیل ہے۔ صنعت و تجارت کے لیے فیصلہ سازی خاصے تضادات کا شکار رہی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ سرکاری شعبے کے کسی ایک ادارے کو صنعتوں کے متعلق فیصلہ کرنے کی ذمہ داری تفویض کرے جیسے جاپان میں ایم ای ٹی آئی، کوریا میں اقتصادی منصوبہ بندی بورڈ، تائیوان میں

17 وفاقی میزانیہ 2015-16ء کی تقریر۔

18 جنوری تا اگست 2014ء کے دوران پاکستان میں دہشت گرد حملوں میں اموات کی تعداد 5,525 تھی جو جنوری تا اگست 2015ء کے دوران نصف سے بھی زائد کی بعد 2,513 ہو گئی تھی (ماخذ: جنوبی ایشیا دہشت گردی رپورٹ)۔

انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بیورو، ویت نام کی وزارت منصوبہ بندی و سرمایہ کاری اور چین میں قومی ترقی و اصلاحاتی کمیشن یہ کام انجام دیتے ہیں۔ اس کام کی انجام دہی کے لیے ممکنہ طور پر منصوبہ بندی کمیشن کو زیادہ فعال بنایا جاسکتا ہے۔

وسیع تر مقاصد اور حکمت عملیاں بالکل واضح ہیں لیکن اب مخصوص شعبوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مثلاً، وژن 2025ء میں حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کفایت، حجم بڑھانے کے لیے علاقائی منڈیوں تک اشیا سازی کے شعبے کو رسائی دے گی، بکسٹر ز کی اعانت کرے گی، ٹیکنالوجی تک رسائی میں سہولت دے گی، افرادی قوت کی تکنیکی مہارتوں میں اضافہ کیا جائے گا، تحقیق و ترقی کے لیے مناسب ترغیبات کو یقینی بنایا جائے گا اور سب سے بڑھ کر قدری زنجیر بہتر بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اگلا مرحلہ مشکل ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک مقصد کے حصول کے لیے تفصیلی نقشہ راہ، ادارہ جاتی انفراسٹرکچر اور فنڈنگ کے مسلسل بہاؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصی کمیشن 1 میں بعض مخصوص شعبہ جاتی اقدامات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کے ساتھ درآمدات میں کمی کی پالیسی کو اختیار کیا جانا چاہیے۔ چونکہ اہم خام مال اور اشیائے سرمایہ کی درآمد کا خاتمہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اس لیے اس کی کا بوجھ صارفی درآمدات پر ڈالنا چاہیے۔ اس وقت پاکستان سالانہ مو بائل فونز کی درآمد پر تقریباً 723 ملین ڈالر، ذاتی نگہداشت کی اشیا پر 460 ملین ڈالر اور اس سے کہیں زیادہ دیگر غیر پیداواری صارفی اشیا پر خرچ کرتا ہے (سیکشن 7.5)۔ اس میں سے بیشتر پاکستان کے زرمبادلہ کی بچت کے امکانات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ پاک چین آزاد تجارتی سمجھوتے کے بعد مقامی صنعتوں کو پست لاگت والی چینی مصنوعات کی بھاری مقدار سے سخت مسابقت کا سامنا ہے اور اطلاعات کے مطابق ان میں سے کئی بند ہو چکی ہیں۔¹⁹

اس ضمن میں اہم پیش رفت پاک چین آزاد تجارتی سمجھوتے پر نظر ثانی کے عمل کا آغاز ہے۔ بظاہر دونوں فریقوں میں اس سمجھوتے کے پاکستان کی صنعت اور ادائیگیوں کے مجموعی توازن کے منفی اثرات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ دونوں ممالک نے اس پر نظر ثانی کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ تاہم، پاکستان کو دیگر ممالک یا خطوں کے ساتھ اشتراک بڑھانے کے لیے ضرورت سے زیادہ محتاط نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے سمجھوتے زیادہ سوچے سمجھے، عملی اور مجموعی پالیسی سے ہم آہنگ ہوں۔ اصل میں پاکستان کو اپنی تنہائی کم کرنے کے لیے دیگر معیشتوں کے ساتھ روابط کو مزید گہرا بنانا چاہیے۔ اس تناظر میں ایشین انفراسٹرکچر انوٹیشن بینک (اے آئی آئی بی) اور شنگھائی تعاون تنظیم کی رکنیت اور برکس (BRICS) کے ساتھ بڑھتی ہوئی قربت بہت خوش آئند پیش رفت ہے۔ یہ اسٹریٹجک شراکت داری کا انتہائی اہم موقع ہے کیونکہ اس بار بین الاقوامی میڈیا پاکستان میں سرمایہ کاری کے امکانات کے متعلق مثبت رائے کا اظہار کر رہا ہے۔²⁰

حتی تجزیے میں ہم ایک بار پھر اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ملک میں ایک مربوط طویل مدتی صنعتی پالیسی کے نفاذ اور بچت و سرمایہ کاری کے درمیان فرق ختم کیے بغیر تجارتی توازن کو اپنے حق میں کرنا اور ملک میں زیادہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری لانا ممکن نہیں۔ اگر مقاصد کا تعین کر لیا جائے، نقشہ ہائے راہ واضح ہوں اور موثر حکمت عملی دستیاب ہو تو پاکستان میں صلاحیت موجود ہے کہ وہ خراب ادائیگیوں کے توازن کی مشکلات سے نجات پا کر بلند شرح ہائے نمو کو حاصل کر لے۔ ملک کی ساکھ میں بہتری نے اس کے لیے راہ ہموار کر دی ہے۔

7.3 مالی سال 15ء میں ادائیگیوں کے توازن کا جائزہ

مالی سال 15ء میں پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن فاضل تھا۔ جاری کھاتے میں 2.6 ارب ڈالر خسارے کی مالکاری باسانی 1.0 ارب ڈالر مالیت کے صکوک کے اجرا، 754 ملین ڈالر کی نجکاری اور 1.3 ارب ڈالر حکومت کے زرمبادلہ قرضوں میں اضافے سے کی گئی۔ آئی ایم ایف کی جانب سے 2.0 ارب ڈالر کی اعانت سے بھی زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں مدد ملی۔

¹⁹ پاکستان کے اقتصادی سروے برائے 2014-15ء میں بیان کیا گیا ہے، ”چین کے حق میں تجارت کا عدم توازن انتہائی تشویشناک ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بعض ممالک کے ساتھ کیے جانے والے آزاد تجارت کے سمجھوتے اس عدم توازن میں کردار ادا کر رہے ہیں۔“ یہی درج ہے کہ ”بعض ماہرین کے نزدیک تجارتی شراکت داروں کے ساتھ تینجی تجارت کے معاہدے اور آزاد تجارتی سمجھوتوں کے مسودے جلد بازی میں تیار کیے گئے جو برآمدات کی نمند نمونہ کا ایک اور اہم سبب ہے۔“

²⁰ فوربز، اکاؤنٹس اور بلو برگ نے حال ہی میں پاکستان کی معیشت کے متعلق مثبت جائزے شائع کیے ہیں جو ملک میں سخت مشکل سے آنے والے سیاسی و اقتصادی استحکام پر مبنی ہیں۔

جدول 7.1: جاری کھاتہ			
ارب امریکی ڈالر			
م 15ء	م 14ء	م 13ء	
-2.6	-3.1	-2.5	جاری کھاتے کا توازن
-17.2	-16.6	-15.4	تجارتی توازن
24.1	25.1	24.8	برآمدات
41.1	41.7	40.2	درآمدات
-2.5	-2.7	-1.6	خدمات کا توازن
1.5	1.1	1.8	اتحادی سپورٹ فنڈ
-4.5	-4.0	-3.7	بنیادی آمدنی
3.2	2.9	2.6	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع کی واپسی
1.1	1.1	0.9	سودی ادائیگیاں
21.8	20.1	18.1	ثانوی آمدنی
18.5	15.8	13.9	کارکنوں کی ترسیلات زر
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

جاری کھاتہ

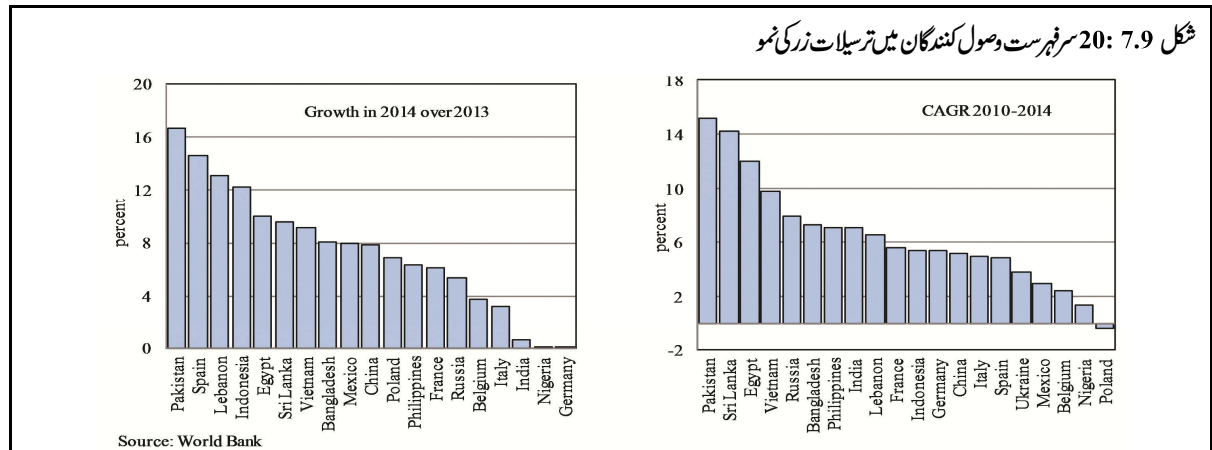
مالی سال 15ء میں جاری کھاتہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کم ہو گیا جس کی وجہ ملک میں آنے والی کارکنوں کی ترسیلات زر کی بلند سطح ہے (جدول 7.1)۔ ان ترسیلات زر کے علاوہ بین البینک بازار مبادلہ و باؤ میں رہا کیونکہ تجارتی خسارہ بڑھ گیا تھا (تیل کی کم ادائیگیوں کے باوجود) اور کثیر القومی کمپنیوں نے تاریخی لحاظ سے بلند منافع بیرون ملک بھیجوا یا۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

مالی سال 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر 16.5 فیصد کی بلند نمو کے ساتھ تاریخی طور پر بلند ترین سطح 18.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ملک کے درآمدی بل کے 45 فیصد اور اشیا و خدمات میں خسارے کی 95 فیصد ادائیگی کے باعث ترسیلات زر کو پاکستان میں زر مبادلہ آمدنی کے ایک اہم ذریعے کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ پاکستان میں ایک

ایسے وقت میں ترسیلات زر میں بھاری اضافہ ہو رہا ہے جب عالمی سطح پر ان میں کمی آرہی ہے۔ خصوصاً 2010ء تا 2014ء کے بحران کے بعد عالمی ترسیلات زر میں 6.2 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو ہوئی ہے جو بحران سے پہلے دیکھی جانے والی نمو کا صرف ایک تہائی بنتی ہے۔²¹ لیکن پاکستان میں ترسیلات زر کی نمو بڑھی ہے بلکہ درحقیقت گزشتہ چار برسوں کے دوران پاکستان میں ترسیلات زر کی نمو دنیا کے 20 سرفہرست وصول کنندگان کے مقابلے میں بلند ترین سطح پر رہی ہے۔ یہ پیش رفت 2014ء تک محدود نہیں (شکل 7.9)۔ دو عوامل سے اس رجحان کی وضاحت ہوتی ہے: پاکستانی تارکین وطن کی تعداد میں مسلسل اضافہ اور ترسیلات کے غیر رسمی ذرائع کے بجائے رسمی ذرائع کا زیادہ استعمال۔

ترسیلات زر میں حالیہ اضافے میں پاکستانی کارکنوں کے لیے روزگار کی جنت کی حیثیت رکھنے والے خلیج تعاون کونسل کے ممالک کو سبقت حاصل رہی۔ مالی سال 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں ہونے والے مجموعی اضافے میں تقریباً 88 فیصد میں اس خطے کا حصہ ہے (جدول 7.2)۔ تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باوجود قوم کی بلند آمد متوقع تھی کیونکہ زر مبادلہ کے جمع شدہ بھاری ذخائر سے طویل مدتی انفراسٹرکچر منصوبوں کی مالکاری کے باعث ان ممالک میں اقتصادی سرگرمی مستحکم رہی۔²² خلیج تعاون کونسل کے بیشتر ممالک نے اپنے غیر تیل شعبوں پر بھاری اخراجات کیے۔ ایکسپو 2020ء کی تیاریاں شروع ہونے کی وجہ سے متحدہ عرب امارات کی معاشی سرگرمیوں میں تیزی دیکھی گئی۔



²¹ 2003 تا 2007ء کے دوران ترسیلات زر میں 18.8 فیصد مرکب اوسط شرح نمو (سی ای جی آر) سے اضافہ ہوا ہے۔

²² روس، آرمینیا اور جارجیا جیسے تیل برآمد کرنے والے دیگر ممالک شدید مشکلات کا شکار تھے اور ان کی کرنسیوں کی قدر میں کمی نے ان ملکوں سے آنے والی ترسیلات زر میں مزید کمی کردی (ماخذ: عالمی بینک)۔

جدول 7.2: علاقوں کے لحاظ سے کارکنوں کی ترسیلات زر					
سال (بال ہمو) فیصد	قدرتیں امریکی ڈالریں				
	م 13ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء
امریکہ	2,186	2,468	2,586	12.9	4.8
برطانیہ	1,946	2,180	2,287	12.0	4.9
سعودی عرب	4,105	4,729	5,630	15.2	19.1
متحدہ عرب امارات	2,750	3,110	4,207	13.1	35.3
دہلی	1,214	1,550	2,403	27.7	55.0
ابوظہبی	1,485	1,512	1,735	1.8	14.7
شارجہ	50	46	68	-8.5	48.5
دیگر	2	2	2	-2.6	0.0
دیگر ممالک	1,608	1,860	2,152	15.7	15.7
بحرین	283	319	389	12.7	22.0
کویت	619	681	748	10.1	9.8
قطر	321	329	348	2.5	5.6
عمان	385	531	667	37.9	25.7
یورپی یونین	357	432	362	20.8	-16.3
کل	13,922	15,838	18,454	13.8	16.5

ماخذ: بینک دولت پاکستان

سال کے دوران جن میگا پروجیکٹس کی منصوبہ بندی کی گئی ہے ان میں دہلی ایئر پورٹ، ابوظہبی میں صنعتی منصوبے، دہلی کریم بندرگاہ اور دیگر شامل ہیں۔ اسی طرح سعودی حکومت نے سلطنت میں سڑکوں اور ریلوے کے متعدد منصوبے شروع کیے اور وہ میگا شہروں، ہوائی اڈوں اور صنعتی علاقوں کی ترقی پر خرچ کر رہی ہے۔²³ دنیا کی منڈی میں اپنی پیٹرولیم مصنوعات کی سرایت بڑھانے کے لیے کویت بھی تیل کے شعبے پر خرچ کر رہا ہے۔²⁴ قطر 2022ء کے عالمی کپ سے متعلق منصوبوں پر خرچ کر رہا ہے۔

دیگر ذرائع سے ترسیلات زر سست روی کا شکار ہیں، خصوصاً امریکہ اور برطانیہ سے۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے تو اس کی کاسبب شرح مبادلہ کا اثر ہے کیونکہ پاؤنڈ اسٹرلنگ کی قدر میں تیزی سے کمی نے وہاں سے آنے والی ترسیلات زر کی امریکی ڈالر میں قدر کو کم کر دیا تھا۔ اس کا لحاظ رکھا جائے تو اصل میں برطانیہ سے ترسیلات زر بڑھی ہیں۔²⁵ بہتری کی عکاسی زیادہ تر تیل کی پست قیمتوں کے باعث بلند اقتصادی سرگرمی، مکانات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور سرکاری اخراجات میں کٹوتیوں کی قدرے پست سطح سے ہوتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ برطانیہ میں روزگار کی شرح میں 2014ء اور 2015ء کے دوران بلند اضافہ ہوا ہے، جو مضبوط ترسیلات زر میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

ترسیلات زر کے تیسرے بڑے ماخذ امریکہ سے ان کی آمد میں سست روی تشویش کا باعث ہے کیونکہ امریکہ میں افرادی قوت کی منڈی کے حالات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ اس سست روی کو ممکنہ طور پر شرح سود کے کم ہوتے فرق کے تناظر میں دیکھنا چاہیے جو امریکہ میں زری پالیسی کے معمول پر آنے اور پاکستان میں نرم پالیسی کا نتیجہ ہے۔ خصوصاً یہ اندازہ لگانا آسان نہیں ہے کہ تارکین وطن بھی شرح سود میں اضافے کی توقع کر رہے ہیں اور ممکنہ طور پر انہوں نے اپنی بچتوں یا ان کے کچھ حصے کو روک رکھا ہے، جسے وہ عام طور پر پاکستان میں اپنے خاندانوں کو سرمایہ کاری مقاصد کے لیے بھیجتے ہیں۔²⁶ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں استحکام سے بھی ان کے اس فیصلے کو تقویت حاصل ہوئی ہوگی۔

گذشتہ چند برسوں کی طرح ملک کا مالی شعبہ ترسیلات زر کی منتقلی کے رسمی ذرائع کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہے۔ بینکوں کے علاوہ خرد مالکاری ادارے (ایم ایف آئز) بھی اب رقم منتقل کرنے والی عالمی تنظیموں سے منسلک ہو چکے ہیں۔ ایم ایف آئیز کی کارروائیاں زیادہ مختصر ہیں اس لیے ان کی شمولیت سے ترسیلات کی فراہمی کے طریقہ میں بہتری آئے گی۔ حال ہی میں پاکستان ریجی ٹینس انی شیو (پی آر آئی) نے روانہ ہونے والے کارکنوں، اور ان کے اہل خانہ کے بینک اکاؤنٹ کھولنے کی ایک مہم شروع کی ہے۔ پی آر آئی نے سمندر پار مقیم پاکستانیوں کی وزارت سے درخواست کی ہے کہ وہ بیرون ملک روانہ ہونے والے کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے مستند اکاؤنٹ نمبر بنانے کو لازمی قرار دے۔ ان کھاتوں کا انتظام روایتی بینک کھاتوں سے الگ کیا جاتا ہے اور قوم کی آمدورفت کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔²⁷ مزید برآں، پی آر آئی ترسیلات زر کے حوالے سے اہمیت کے حامل علاقوں سے زرمبادلہ رقم کی احتیاط سے نگرانی کر رہا ہے جبکہ اسٹیٹ بینک زرمبادلہ کے غیر قانونی لین دین کے خاتمے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مل کر کام کر رہا ہے۔

23 موجودہ منصوبے جن پر توجہ مرکوز ہے اس میں ریلوے اور سڑکوں کے منصوبے شامل ہیں جیسے ریاض میٹرو، دمام حرمین ریل اور کمریلوے، ایئر پورٹ کی تعمیر اور توسیع اور کنگ عبداللہ ائنا مک سٹی۔

24 کویت نیشنل پیٹرولیم کمپنی نے ایک نئی ریفرنری پر کام شروع کیا ہے جس سے مقامی پاور پلانٹس کو پیکلے گندھک کا ایندھن فراہم کیا جائے گا۔

25 پاؤنڈ اسٹرلنگ کے لحاظ سے مالی سال 15ء کے دوران برطانیہ سے ترسیلات زر میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 7.9 فیصد کم ہوئی تھی۔

26 ہجری دستیاب تجارتی نتائج سے ہم آہنگ ہے۔ کاک ایڈسن (2011ء) نے 1997ء تا 2008ء کے دوران پاکستان میں ترسیلات زر کی آمد میں غیر معمولی اضافے کی وجوہات کا تجزیہ کیا۔ پاکستان کے اقتصادی حالات کے علاوہ شرح ہائے مبادلہ اور نقل مکانی کرنے والے کارکنوں کی ہنرمندی، میزبان ملک اور پاکستان میں سرمایہ کاری پر منافع کے درمیان فرق بھی پاکستان میں ترسیلات زر میں اضافے کا باعث بننے والا ایک انتہائی اہم عامل تھا۔ ترسیلات کے لیے دیکھیں: کاک، یوڈا ورسن، 2011ء۔ پاکستان میں ترسیلات زر۔ ان میں اضافہ کیوں ہوا اور ان میں کیوں نہیں ہو رہی؟ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر WP/11/200، اگست 2011ء۔

27 مثلاً اگر کسی مخصوص خطے سے فنڈز کی آمد کی سطح مسلسل کم ہو تو یہ اس بات کی علامت ہو سکتی ہے کہ وہاں پر قوم بھیجتے کا متبادل بند ہو جاتا ہے۔ اسی صورت میں پی آر آئی ان خطوں کے متعلقہ کام کے سامنے اس مسئلے کو اٹھا سکتا ہے۔

جدول 7.3: خدمات کھاتے کا توازن		
ملین امریکی ڈالر		
م 15ء	م 14ء	
-2,517	-2,650	خدمات کا توازن
		جس میں
-2,572	-2,559	ٹرانسپورٹ
-2,610	-2,540	جس میں: مال برداری
-1,059	-787	سفر
-193	-135	بیرونی خدمات
-152	-99	مالی خدمات
-154	-144	دانشوراء و تاجرانہ استعمال کرنے کے چارجز
429	469	ٹیلی مواصلات و معلومات
-570	-741	دیگر کاروباری خدمات
1,792	1,450	حکومتی اشیاء و خدمات
1,452	1,050	اتحادی سپورٹ فنڈ
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

خدمات کھاتہ

مالی سال 15ء کے دوران خدمات کے توازن میں معمولی بہتری آئی۔ پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں مستحکم رقم موصول ہوئی۔ بنیادی طور پر افغانستان میں نیٹو سرگرمیوں کی اعانت کا زرتلفی ہونے کے باعث اتحادی سپورٹ فنڈ کو پاکستان کی زرمبادلہ آمدنی کے ایک اہم جز کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے خدمات کھاتے کے خسارے میں اضافہ جاری رہا (جدول 7.3)۔

مال برداری خسارے میں جو خدمات کے توازن کا سب سے بڑا جز ہے، مالی سال 15ء کے دوران اضافہ ہوا۔ تاہم اس اضافے کے ایک حصے کی تلافی فضائی ٹرانسپورٹ کے خسارے میں کمی سے ہو گئی۔²⁸ اس کے نتیجے میں سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے مجموعی خسارے میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ مزید برآں، سفر سے منسلک خسارہ بھی بڑھ گیا کیونکہ اب زیادہ پاکستانی بیرون ملک

کاسفر کر رہے ہیں۔ اگر اسی انداز میں غیر ملکی بھی پاکستان کا سفر کر رہے ہوتے تو اس خسارے میں کافی کمی ممکن تھی۔ پاکستان کے سیاحت سے متعلق حکام کو پاکستان کے مناظر کی بیرون ملک بازار کاری کے لیے ابھی بہت کام کرنا ہے اور دور دراز علاقوں میں سیاحتی سہولتیں فراہم کرنا ہیں۔ امن و امان کی بہتر صورت حال سے یہ کام آسان ہو سکتا ہے۔

بنیادی آمدنی

مالی سال 15ء کے دوران موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع کی ریکارڈ منتقلی کے باعث بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھ گیا۔ رقوم کی منتقلی میں ٹیلی کام شعبے کو بالادستی حاصل رہی کیونکہ ٹیلی فون پر مبنی (انٹرنیٹ) خدمات بڑھنے سے ان کی آمدنی بڑھ گئی تھی۔ گذشتہ دو برسوں سے کثیر القومی کمپنیاں ملک میں تھری جی رفروری خدمات کی شروعات کے بعد انٹرنیٹ کی گہری سرمایہ کاری کی توقع میں پاکستان کی ٹیلی کام منڈی میں اپنا حصہ بڑھا رہی ہیں۔²⁹ اب یہ سرمایہ کاری فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران موبائل ڈیٹا سے متعلق محصولات میں 69 فیصد سال بسال کا حیران کن اضافہ ہوا۔³⁰ امکان ہے کہ مالی سال 15ء کی بقیہ مدت میں بھی یہ رجحان غالب رہا ہوگا کیونکہ ملک میں ان خدمات کو ترشیل سطح پر متعارف کرائے جانے کے بعد سے ہر ماہ ان میں تقریباً دس لاکھ تھری جی رفروری رائلٹی ای سبسکریپشنز کا اضافہ ہو رہا ہے۔³¹

بظاہر ٹیلی کام فرمیں زیادہ دوبارہ سرمایہ کاری نہیں کر رہیں اور اپنی بیشتر آمدنی واپس بھجوا رہی ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ پاکستان میں واجب الادا بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مالی شعبے کے بعد ٹیلی کام کا دوسرا بڑا حصہ ہے۔ تاہم، منافع کی واپسی میں عام طور پر اس کا حصہ دیگر شعبوں کے مقابلے میں کم رہا ہے کیونکہ سخت مسابقت کے باعث کمپنیوں کو اپنے منافع کے مارجن میں خاصا اضافہ کرنے کا موقع نہیں مل سکا (شکل 7.10)۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ پاکستان سے منافع کی بیرون ملک منتقلی میں تیل و گیس کے شعبے کو بالادستی حاصل رہی ہے۔ تاہم، تیل کی قیمتوں میں گراوٹ کی وجہ سے مالی سال 15ء کے دوران اس شعبے سے منافع کی منتقلی کسی تبدیلی کے بغیر کم و بیش گذشتہ برس کی سطح پر ہی رہی۔

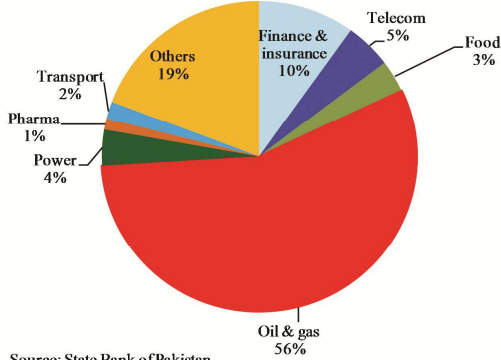
²⁸ فضائی ٹرانسپورٹ کے خسارے میں کمی کا سبب پی آئی اے کے طیاروں کے بیڑے میں اضافہ ہے جس کی وجہ سے زیادہ مسافر قومی ایئر لائن پر منتقل ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، بیرونی فضائی کمپنیوں کی جانب سے فضائی کرایوں میں کمی بھی ٹرانسپورٹ خدمات کی درآمد میں کمی کا باعث بنی۔

²⁹ اگرچہ بیشتر موبائل کمپنیوں نے مالی سال 14ء میں تھری جی خدمات فراہم کرنا شروع کر دی تھیں تاہم مالی سال 15ء میں ملک میں تکنیکی لحاظ سے ایک اور اہم پیش رفت ہوئی جب ستمبر اور دسمبر 2014ء میں بالترتیب فوری اور ایل ٹی ای خدمات متعارف کرائی گئیں۔

³⁰ اپ تک دسمبر تک کا ڈیٹا دستیاب ہے۔

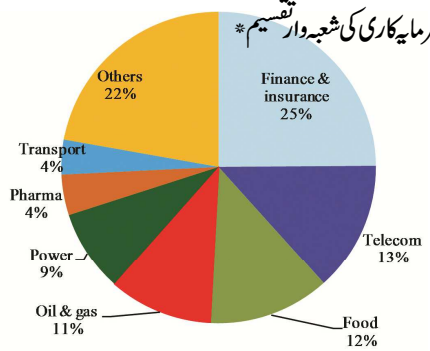
³¹ ماخذ: اقتصادی سروے 2014-15ء۔

شکل 7.10: ب: منافع کی شعبہ وار واپسی (م 14ء اور م 15ء کی اوسط)



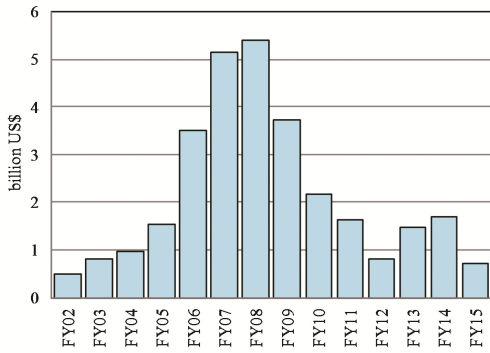
Source: State Bank of Pakistan

شکل 7.10 الف: آخر دسمبر 2013ء تک پاکستان میں واجب الادا بیرونی براہ



*The data is not available beyond December 2013
Source: State Bank of Pakistan

شکل 7.11: پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد



Source: State Bank of Pakistan

مالی کھاتہ

گذشتہ برس کی طرح مالی کھاتے میں ہونے والی بیشتر سرگرمی کا محرک سرکاری شعبہ تھا۔ حکومت صکوک کے اجرا، نجکاری اور عالمی مالی اداروں سے بیرونی فنڈنگ جمع کرنے میں کامیاب رہی (چھٹا باب)۔ نجی لین دین معمولی تھا جبکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری تیزی سے کم ہو گئی (شکل 7.11)۔

جیسا کہ جدول 7.4 میں دکھایا گیا ہے، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی سیمنٹ، تیل و گیس، ٹیلی کام، دھات اور دواسازی کے شعبوں میں زیادہ نمایاں تھی۔ اصل میں سیمنٹ، دھات اور دواسازی میں اخراج سرمایہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس میں سے کچھ اخراج سرمایہ پاکستان کے اشیاء سازی کے شعبے کی پالیسی سے متعلق رکاوٹوں کو نمایاں کرتا ہے۔ مثلاً، بطور قی اسٹیل نے پاکستان میں اپنی پیداوار بند کر دی ہے جس کی اہم وجہ حکومت کے ساتھ گیس کے نرخوں پر تنازع ہے (دوسرا باب)۔³²

دواسازی کی صنعت بھی کمزور پالیسی کی ایک اور مثال ہے۔ کئی کثیر القومی کمپنیاں پاکستان چھوڑ کر جا رہی ہیں کیونکہ قیمتوں کی سخت ضابطہ کاری کی جاتی ہے، ادویات کی درآمدات اور اسمگلنگ عام ہے اور ادویات کی رجسٹریشن اور لائسنس کے اجرا میں تاخیر موجود ہے۔³³ مالی سال 15ء میں اے جی پی اور جانسن اینڈ جانسن نے ملک میں اپنی پیداواری تنصیبات بند کر دیں اور ان کے بازارکاری رقتسم کے کاروبار کو مقامی فرموں نے تحویل میں لے لیا۔³⁴

مذکورہ صورت حال کے برعکس سیمنٹ کے شعبے میں اخراج سرمایہ فرانس سے تعلق رکھنے والی کمپنی لافارگ کی جانب سے اثاثوں کی عالمی فروخت کا حصہ تھا تا کہ تعمیراتی مواد کی بڑی سونس کمپنی ہول سیم کے ساتھ انضمام کی راہ ہموار کی جاسکے۔ ان دونوں فرموں نے کئی ممالک میں اپنے اثاثوں کو فروخت کیا ہے جن میں برازیل، جرمنی، ہنگری، سربیا، فلپائن، رومانیہ اور آسٹریا شامل ہیں۔ پاکستان میں بھی لافارگ نے اپنا 87.9 فیصد حصہ 329 ملین ڈالر کی ادارہ جاتی قدر پر فروخت کیا ہے۔ 2.5 میٹرک ٹن سالانہ کی پیداواری گنجائش کے حامل اس کارخانے کا کنٹرول اب بیسٹ وے گروپ نے سنبھال لیا ہے۔

اسی طرح، تیل و گیس کی دریافت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی پست سطح بھی ایک عالمی مسئلہ ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں تاریخی کمی کے باعث اس شعبے میں سرمایہ کاری کے بیشتر منصوبوں پر عملدرآمد روک دیا گیا کیونکہ بلند سرمایہ جاتی لاگت نے تیل کے کنوؤں کی کھدائی کو ناقابل عمل بنا دیا ہے۔ تیل کی بڑی کمپنیاں اب اپنے منافع کو برقرار

³² کمپنی ذرائع کے مطابق پلانٹ نومبر 2013ء سے بند ہے اور اب اس نے اپنے ملازمین کو برخاست کرنا شروع کر دیا ہے۔

³³ صنعت کے ذرائع کے مطابق دواسازی کی صنعت میں ایم این سیز کی تعداد گزشتہ 10 برسوں میں 36 سے کم ہو کر 24 رہ گئی ہے۔

³⁴ ماخذ: مسابقتی کمیشن پاکستان۔

بیرونی شعبہ

جدول 7.4: پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی شعبہ وار آمد									
ملین امریکی ڈالر									
م 15ء			م 14ء			م 13ء			
خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	اخراج	آمد	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	اخراج	آمد	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	اخراج	آمد	
248.1	2.1	250.2	502.0	9.5	511.5	559.8	5.8	565.6	تیل و گیس کی دریافت
127.0	64.7	191.7	71.4	175.5	247.0	26.8	135.8	162.6	بجلی
120.8	786.9	907.6	429.9	474.7	904.6	-404.1	564.9	160.8	ٹیلی مواصلات
112.4	118.7	231.1	192.8	98.6	291.4	314	74.8	388.9	مالی کاروبار
56.1	0.0	56.1	53.1	2.1	55.2	25.1	2.0	27.0	گاڑیاں
35.0	2.4	37.4	28.8	8.2	37.0	47.7	3.6	51.2	تعمیرات
-27.7	498.9	471.2	386.9	246.7	633.6	736.5	284.4	1,020.9	ایشیاسازی
-55.2	59.8	4.7	5.2	-	5.2	1.3	-	1.3	بنیادی دھات (فولاد)
-48.8	58.6	9.8	15.7	1.7	17.4	14.0	6.3	20.3	دواسازی
-185.2	229.5	44.3	36.6	8.5	45.1	8.1	0.3	8.4	سینٹ
709.3	1,570.0	2,279.2	1,698.6	1,148.8	2,847.4	1,456.5	1,208.9	2,665.3	کل
ماخذ: بینک دولت پاکستان									

رکھنے کے لیے لاگت میں کمی کے اقدامات کر رہی ہیں جن میں نئے منصوبوں کو ملتوی کرنا اور افرادی قوت میں کمی شامل ہیں۔³⁵ یہ تصور کرنا بھی محال ہے کہ تیل و گیس کی کمپنیاں جلد ہی اپنی ساحل کے قریب سرگرمیوں میں توسیع کریں گی تاوقتیکہ قیمتیں بحال نہ ہو جائیں۔

جہاں تک ٹیلی کام شعبے کا تعلق ہے تو اس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی متوقع تھی کیونکہ کثیر القومی کمپنیوں نے اپنے سرپرست اداروں سے گزشتہ برس تھری جی رفرور جی اسپیکٹرم لائسنسوں کی ادائیگی کے لیے قرض لیا تھا۔ مالی سال 15ء میں ایسی کسی نیلای کی توقع نہیں تھی۔³⁶ تاہم، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی فروخت نہ ہونے والے کم از کم 500 ملین ڈالر مالیت کے اسپیکٹرم کی بازار کاری کے لیے بین الاقوامی مشیروں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔³⁷ اگر یہ مرحلہ بروقت مکمل ہو گیا تو اس شعبے میں آئندہ برس مزید بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آسکتی ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی ملکی ماحول دونوں ہی مالی سال 15ء میں بیرونی سرمایہ کاریوں کے لیے ناسازگار تھے۔ تاہم، بیرونی شعبے کے مستحکم امکانات اور امن وامان کی بہتر صورت حال کے باعث بیرون ملک بندر بنج پاکستان کی ساکھ بہتر ہو رہی ہے۔ اگر اجناس کی عالمی منڈی میں بحالی ہوتی تو پاکستان بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ فی الوقت زیادہ اہم کام یہ ہے کہ مضابطہ کار اداروں اور کارپوریٹ شعبے کے درمیان اشتراک بڑھایا جائے تاکہ خدشات اور تحفظات پر بحث ہو اور انہیں بروقت حل کیا جاسکے۔ مزید برآں، سرمایہ کاری پالیسیوں اور کثیر القومی اداروں کی پیشکشوں کو ملک کی معاشی نمو کے مجموعی مقاصد اور وسائل کی دستیابی سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

7.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کے بازار مبادلہ میں اتار چڑھاؤ دیکھا گیا تاہم مجموعی طور پر یہ گزشتہ برس کے مقابلے میں قدرے مستحکم رہا۔³⁸ ابتدائی چار مہینوں میں امریکی

³⁵ <http://www.bloomberg.com/news/articles/2015-07-28/oil-industry-starts-new-round-of-cost-cutting-as-prices-languish>

(ii) <http://www.reuters.com/article/2015/01/21/us-baker-hughe-results-idUSKBNOKT13720150121>

(iii) <http://www.ft.com/intl/cms/s/0/d6877d5e-31ee-11e5-91ac-a5e17d9b4cff.html>

³⁶ تھری جی رفرور جی اسپیکٹرم لائسنس کی نیلای اپریل 2014ء میں منعقد ہوئی تھی۔ حکومتی ہدایات کے مطابق نیلای کے دن سے مزید 18 مہینوں تک کوئی نیلای منعقد نہیں ہوگی (یعنی اکتوبر 2015ء سے قبل)۔

³⁷ فروخت نہ ہونے والے اسپیکٹرم یہ ہیں (i) 210 ڈالر کی اساسی قیمت کے ساتھ 1800 ایم ایچ زیڈ بیڈ میں 10 ایم ایچ زیڈ اور (ii) 291 ڈالر کی اساسی قیمت کے ساتھ 1850 ایم ایچ زیڈ بیڈ میں 17.38 ایم ایچ زیڈ (ماخذ: اقتصادی سروے 2014-15ء)۔

³⁸ عددی سرکافیر (معیاری انحراف کی اوسط سے مطابقت) مالی سال 14ء کے 3.5 فیصد سے گر کر مالی سال 15ء میں صرف 1.1 فیصد رہ گیا۔

ڈالر کے مقابلے میں قدر میں 4.0 فیصد کمی کے بعد پاکستانی روپیہ سال کے بقیہ مہینوں میں مستحکم رہا۔³⁹ استحکام کا سبب ادائیگیوں کے توازن کی اطمینان بخش صورت حال تھی۔ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 4.6 ارب ڈالر اضافے کے ساتھ بڑھ کر آخر جون 2015ء میں تاریخ کی بلند ترین سطح 18.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ موزونیت کے تناظر سے ذخائر کا حجم خاصا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سے ملک کی اشیا و خدمات کی پانچ مہینوں سے زائد درآمدات کی باسہولت مالکاری کی جاسکتی ہے۔⁴⁰ زرمبادلہ کے قلیل مدتی اخراج کو مد نظر رکھتے ہوئے ذخائر کی پوزیشن گزشتہ برس کے مقابلے میں کافی مضبوط ہے (جدول 7.4)۔

جدول 7.5: آخر جون پر ذخائر کی موزونیت کے اظہار					
ملین ڈالر					
FY15	FY14	FY13	FY12	FY11	
13,532	9,098	6,008	10,804	14,784	بینک دولت پاکستان کے ذخائر
18,706	14,141	11,019	15,289	18,244	مجموعی ذخائر
فیصد، بصورت دیگر درج					
53.4	78.4	155.0	42.1	25.9	قلیل مدتی اخراج/ بینک دولت پاکستان کے ذخائر
38.7	50.4	84.5	29.7	21.0	قلیل مدتی اخراج/ مجموعی ذخائر
3.9	2.6	1.8	3.2	5.0	بینک دولت پاکستان کے ذخائر، مہینوں کی درآمد کے لحاظ سے
5.5	4.1	3.3	4.5	6.1	مجموعی ذخائر، مہینوں کی درآمد کے لحاظ سے
3.3	2.2	1.5	2.7	4.1	بینک دولت پاکستان کے ذخائر، مہینوں کی اشیا و خدمات کی درآمد کے لحاظ سے
4.5	3.4	2.7	3.8	5.0	مجموعی ذخائر، مہینوں کی اشیا و خدمات کی درآمد کے لحاظ سے
16.4	34.4	41.5	43.1	-1.4*	جاری حسابات کا خسارہ/ بینک دولت پاکستان کے ذخائر
11.9	22.1	22.7	30.5	-1.2*	جاری حسابات کا خسارہ/ مجموعی ذخائر
20.2	42.1	41.7	46.6	2.9	جاری حسابات کا خسارہ + قلیل مدتی قرضہ/ بینک دولت پاکستان کے ذخائر
14.6	27.1	22.7	33.0	2.3	جاری حسابات کا خسارہ + قلیل مدتی قرضہ/ مجموعی ذخائر
40.0	76.9	107.9	41.7	26.7	قرضوں کی واپسی/ بینک دولت پاکستان کے ذخائر
29.0	49.5	58.9	29.5	21.6	قرضوں کی واپسی/ مجموعی ذخائر
* س 11ء میں جاری حسابات کا خسارہ فاضل تھا۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

اگر ہم پاکستانی روپے کی مساوات کے رجحان کا بغور جائزہ لیں تو اس سے پیش رفت کے تین مختلف مرحلوں کی نشاندہی ہوتی ہے (شکل 7.12)۔

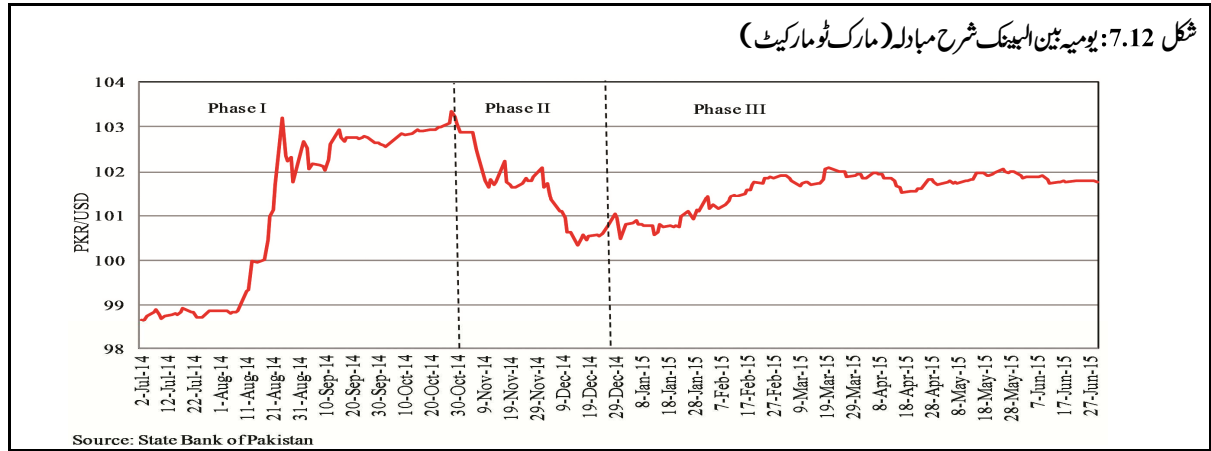
پہلا مرحلہ (جولائی تا اکتوبر): قرضوں کی واپسی اور آئی ایم ایف کے چوتھے جائزے میں تاخیر اس مدت کے دوران بازار مبادلہ داؤ کا شکار رہا۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 479 ملین ڈالر کمی ہوئی اور پاکستانی روپے کی قدر میں 4.0 فیصد تخفیف دیکھنے میں آئی۔ یہ داؤ بنیادی طور پر قرضے کی بھاری واپسی (بیشتر آئی ایم ایف کے)، جاری کھاتے کے خسارے میں تیزی سے اضافے اور آئی ایم ایف پروگرام کے چوتھے جائزے میں تاخیر سے آیا جس کے نتیجے میں بازار مبادلہ میں غیر یقینی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔⁴¹ جولائی اور اگست خصوصاً پریشان کن تھے لیکن ستمبر سے صورت حال میں اس وقت بہتری آنا شروع ہو گئی جب دسمبر میں چوتھے اور پانچویں جائزے کی مشترکہ خبر سامنے آئی تھی۔ ستمبر 2014ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 364 ملین ڈالر کی آمد سے بھی بازار مبادلہ کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی تھی۔⁴²

39 نومبر تا جون 2015ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 1.1 فیصد اضافہ ہوا۔

40 حتیٰ کہ اگر ہم صرف اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر نظر ڈالیں تو یہ 3 مہینوں (نشانہ) سے زائد تک اشیا و خدمات کی درآمد کے لیے کافی ہیں۔

41 اس مدت کے دوران ملک میں سیاسی استحکام اور یورو اور بین کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں مسلسل اضافے سے بھی بازار مبادلہ میں غیر یقینی صورت حال پیدا ہوئی۔ ملک کو جولائی 2014ء میں ای ایم ایف پروگرام کے تحت 550 ملین ڈالر کی تیسری قسط موصول ہو گئی تھی۔

42 اگست کے مہینے میں اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی مدد میں 371 ملین ڈالر موصول ہوئے لیکن اس کا اثر قرضوں کی واپسی کے داؤ نے زائل کر دیا تھا۔



دوسرا مرحلہ (نومبر تا دسمبر): مالی رقوم کی آمد کے دوران پاکستانی روپے کی بحالی آئی ایم ایف کے چوتھے جائزے کا وقت قریب آنے کے ساتھ ہی بازار مبادلہ میں استحکام آ گیا تھا جبکہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کے گرنے سے پاکستانی روپے پر بازار کے اعتماد میں مزید اضافہ ہو گیا۔ نومبر 2014ء میں اجناس کی قیمتوں میں کمی اور کارکنوں کی ترسیلات زر بڑھنے سے جاری کھاتے کے خسارے کی صورت حال اطمینان بخش ہو گئی تھی۔⁴³ تاہم اس مدت کے دوران حالات کو بدلنے والا عامل آئی ایم ایف کے چوتھے اور پانچویں جائزے کی تکمیل تھی جس کے بعد دسمبر میں 1.1 ارب ڈالر کا قرضہ مل گیا تھا۔ انتہائی اہم حکومت کی جانب سے عالمی منڈی میں سکو کا کامیاب اجرا تھا جس سے ایک ارب ڈالر حاصل ہوئے۔ اس پیش رفت نے بازار کے احساسات پر بڑا اثر ڈالا جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران روپے کی قدر میں 2.4 فیصد اضافے میں مدد ملی تھی۔

تیسرا مرحلہ (جنوری تا جون): جاری کھاتے کے فاضل سال کی دوسری ششماہی کے دوران بیرونی شعبے کی صورت حال خاصی اطمینان بخش رہی۔ اکتوبر 2014ء سے تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے اثرات کی عکاسی جنوری 2015ء سے پاکستان کے درآمدی بل میں ہونے لگی تھی۔⁴⁴ مالی سال 15ء کی دوسری ششماہی میں تجارتی خسارے میں 9.2 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی اور اس کی مالکاری کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھاری اضافے سے آسانی کی گئی۔ اس کے نتیجے میں فروری، مارچ اور اپریل 2015ء میں جاری کھاتہ فاضل رہا۔⁴⁵ تاہم، جنوری تا مارچ 2015ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی واقع ہوئی (شکل 7.12)۔ اپریل کے حصے کی فروخت سے رقوم کی آمد، ای ایم ایف کی چھٹی قسط اور عالمی بینک کی رقوم ملنے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مزید تقویت حاصل ہوئی۔

بحیثیت مجموعی، بیرونی شعبے کے حالات بہت سازگار ہیں اور قلیل مدت میں کسی بڑے دباؤ کا امکان نہیں ہے۔ پاکستانی روپے کی قدر میں مضمر استحکام خوش آئند ہے۔ تاہم، امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کے استحکام کا نتیجہ یورپی یونین اور جاپان جیسے اہم تجارتی شرکاء کی کرنسیوں کے مقابلے میں قدر میں کمی کی صورت میں نکلا ہے۔ خصوصاً، مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کی نامیہ موثر شرح مبادلہ کی قدر میں 6.7 فیصد جبکہ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 8.8 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس تناظر میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے جو فائدہ حاصل ہوا وہ پاکستانی مصنوعات کو یورپی یونین میں جی ایس پی پلس حیثیت ملنے کے مساوی ہے۔⁴⁶

حقیقی موثر شرح مبادلہ کی قدر میں اضافے کا سبب دنیا کی اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی غیر معمولی مضبوطی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، امریکی ڈالر کی بحیثیت مجموعی مضبوطی بنیادی طور پر امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی زری پالیسیوں کی سمت میں تبدیلی سے آئی ہے۔ ایک جانب ای سی بی اور بینک آف جاپان نے 2014ء میں مزید

43 نومبر 2014ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 574 ملین ڈالر جبکہ اس کے مقابلے میں نومبر 2013ء میں 698 ملین ڈالر تھا۔

44 کیونکہ تیل کے کچھوتے مال برداری سے 3 ماہ قبل ملے پاجاتے ہیں۔

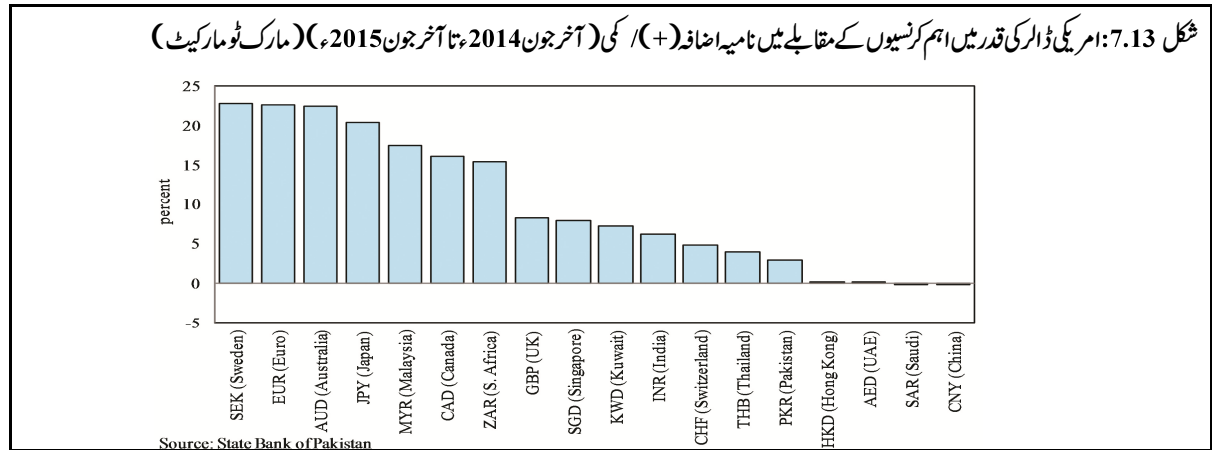
45 مجموعی طور پر جنوری تا جون مالی سال 15ء کے دوران جاری کھاتے میں 137 ملین ڈالر کا فاضل تھا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.1 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔

46 جی ایس پی پلس حیثیت ملنے سے قبل پاکستانی مصنوعات کو یورپی یونین میں 9 فیصد ٹیف کی شرح سے داخلگی کی اجازت تھی جبکہ جی ایس پی پلس حیثیت ملنے کے بعد پاکستان اب صفر ٹیف پر یورپی یونین کو برآمد کر سکتا ہے۔ 9 فیصد اضافے کا تقریباً سارا فائدہ پاکستانی روپے کی قدر میں 8.8 فیصد کے حقیقی اضافے سے زائل ہو گیا تھا۔

جدول 7.6: جے پی مورگن تجارت - پوزن اوسط شرح مبادلہ (صارف اشاریہ قیمت میں ارزانی سے) سال برائے شرح نمو		
م 15ء		فیصد
اپریل تا جون	جولائی تا مارچ	
-3.6	7.7	تھائی لینڈ
-1.9	8.0	ویت نام
0.5	6.2	پاکستان
-1.9	8.5	بھارت
-1.4	14.4	چین
-1.3	5.1	انڈونیشیا
-1.5	8.3	فلپائن
ماخذ: نیو ریٹیلنگس		

زری نرمی کا اعلان کیا جبکہ فیڈرل ریزرو نے اپنے اثاثہ جاتی خریداری کے پروگرام کا آغاز کر دیا تھا۔ فیڈرل فنڈ کی شرح سود میں اضافے کی توقع کے باعث بھاری مقدار میں سرمایہ امریکہ واپس آ گیا جس سے امریکی ڈالر کی قدر بڑھ گئی (دیکھیے شکل 7.13)۔

تاہم ہمارے برآمدی ممالک کی کرنسیوں پر بھی امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے اثرات مرتب ہوئے۔ جیسا کہ جے مورگن اشاریہ (دیکھیے جدول 7.6) میں دکھایا گیا ہے، پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں آخر مارچ 2015ء تک ہونے والا اضافہ چین، بھارت، فلپائن، تھائی لینڈ اور ویت نام کے مقابلے میں کم تھا۔ تاہم، مالی سال 15ء کی چوتھی سہ ماہی میں بیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں کی قدر میں کمی واقع ہوئی لیکن حقیقی لحاظ سے پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا۔



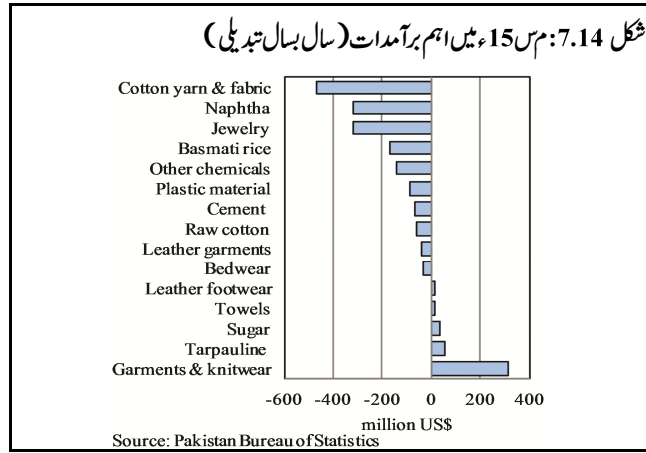
تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں از خود اپنی کرنسیوں کی قدر کو پست رکھنا چاہتی ہیں تاکہ عالمی منڈی میں مسابقت کو برقرار رکھا جاسکے۔ خصوصاً مشرقی ایشیا کی معیشتیں اپنے برآمدی شعبوں پر بہت انحصار کرتی ہیں اور کرنسی کی قدر میں کمی ان کی نموکو بڑھانے کا تیز ترین اور آسان ترین طریقہ ہے۔ مثلاً، ویت نام کے مرکزی بینک نے جنوری اور مئی 2015ء میں ڈونگ کی قدر میں کمی کی،⁴⁷ تھائی لینڈ نے سرمایہ جاتی کنٹرولز میں نرمی کے ذریعے بھارت کو کمزور کیا⁴⁸ جبکہ ریزرو بینک آف انڈیا نے روپے کی قدر کو کم کرنے کے لیے بین الیمینٹ بازار سے زر مبادلہ کے بھاری حجم کی خریداری کی تھی۔⁴⁹

امکان ہے کہ عالمی کرنسی کی منڈی میں یہ دباؤ مالی سال 16ء میں بھی برقرار رہے گا۔ ایک جانب دنیا کی سب سے بڑی برآمدی منڈی یورو کے علاقے میں درآمدات کی طلب کمزور ہے اور دوسری جانب اجناس کی پست قیمتیں اکائی قدروں میں کمی کا باعث بن رہی ہیں۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے اپنی برآمدات کو بڑھانا مشکل ہوتا جا رہا ہے جسے ان کی مجموعی اقتصادی نمو میں الجھن کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ چین نے اس کے رد عمل میں اپنی کرنسی یوآن کے ریفرنس ریٹ کو امریکی ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 3.0 فیصد کم کیا ہے

47 جنوری اور مئی 2015ء میں ویت نام نے امریکی ڈالر کے مقابلے میں اپنی کرنسی کی قدر میں ایک فیصد کمی کی۔

48 اپریل 2015ء میں بینک آف تھائی لینڈ نے سرمایہ جاتی رقوم کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کا اعلان کیا تھا۔ مثلاً، اس نے تھائی باشندوں کی جانب سے بیرونی کرنسیوں کی خریداری (ڈپازٹ کے لیے) کی حد کو 500,000 ڈالر سے بڑھا کر 5 ملین ڈالر کر دیا تھا۔ اسی طرح، اس نے بیرونی جائیداد کی خریداری کی حد کو 10 ملین ڈالر سالانہ سے بڑھا کر 50 ملین ڈالر سالانہ کر دیا تھا۔ ماخذ: بینک آف تھائی لینڈ ویب سائٹ (https://www.bot.or.th/Thai/PressandSpeeches/Press/News2558/n2358e.pdf).

49 ماخذ: http://in.reuters.com/article/2015/06/04/india-markets-rupee-rbi-idINKBN00K13W20150604: http://www.bloomberg.com/news/articles/2015-04-12/rajan-rupee-intervention-seen-as-wal-mart-supplier-laments-gains



جس سے عالمی کرنسیوں اور ذخائر کو شدید دھچکا لگا تھا۔⁵⁰ دنیا کی دوسری بڑی معیشت کی کرنسی کی قدر میں تین روز تک کمی نے عالمی اقتصادی سست روی کے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ نہ صرف قدر میں کمی سے چین کی معیشت کی کیفیت (اور اجناس کے امکانات) کے متعلق شدید خدشات پیدا ہوئے ہیں بلکہ اس سے بعض معیشتوں میں قیمتوں کی تقلیل کی تازہ لہر (درآمدی) بھی آئی ہے۔⁵¹

7.5 تجارت (کسٹمر ریکارڈ)

مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کے تجارتی خسارے میں 11.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 2.6 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ اس میں برآمدات میں کمی کے ساتھ درآمدات میں اضافے نے بھی کردار ادا کیا ہے۔

برآمدات

مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کی برآمدات میں 5.7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس 2.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی میں بیشتر حصہ تین مصنوعات کا تھا جن میں نیفٹھا، زیورات اور سوئی کپڑا شامل ہیں۔ کئی دیگر اشیا کی برآمدات بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہیں (شکل 7.14)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بیشتر مصنوعات کی مقدار گزشتہ برس کی سطح سے کم رہی اور اجناس کی قیمتوں کا اثر (اگر کوئی تھا) بھی معمولی تھا۔

کپڑے کی برآمدات میں کمی، زیادہ قدر اضافی

مالی سال 15ء کے دوران سوئی کپڑے کی پاکستانی برآمدات میں تیزی سے کمی ہوئی۔ دھاگے کی برآمدات پست اکائی قدروں سے متاثر ہوئیں جبکہ کپڑے کی برآمدات میں کمی کا سبب چین کی کمزور طلب تھی۔ سب سے زیادہ کمی سوئی کپڑے کی برآمدات میں ہوئی جس کا چین کو ہماری برآمدات میں حصہ 30 فیصد سے زائد ہے۔⁵² زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چین کی منڈی میں پاکستان کا حصہ کم نہیں ہوا اور یہ ابھی تک مسابقت کا حامل ہے (شکل 7.15)۔ اس کی ایک اور پہلو بلوسات جیسی قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی پاکستانی برآمدات میں اضافہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کچھ کپڑا جو چین کو برآمد نہیں کیا گیا، اس کی مقامی سطح پر پروسیسنگ کی گئی جس سے سال کے دوران قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمد بڑھانے میں مدد ملی۔ چین کی طلب میں جلد بحالی کا امکان نہیں ہے اس لیے ٹیکسٹائل برآمدات میں صرف اس صورت میں اضافہ ممکن ہے اگر پاکستان براہ راست امریکہ اور یورپی یونین کے لیے قدر اضافی کی حامل مصنوعات کو پروسیس اور ان کی بازار کاری کر سکے۔

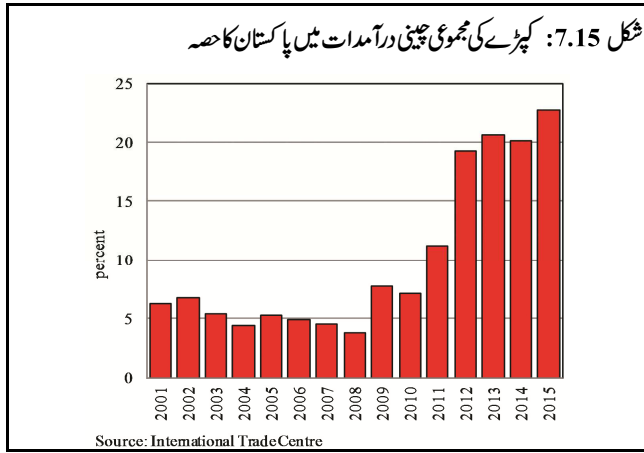
نیفٹھا اور زیورات کی برآمدات پست رہے گی

بلند پیداوار کے باوجود مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کی نیفٹھا کی برآمد تیزی سے کم ہوئی۔ اس کی اہم سبب تیل کی عالمی منڈی میں کساد بازاری ہے جس کی وجہ سے مقامی ریفائنریوں کو اپنی مصنوعات بین الاقوامی منڈی میں فروغ کرنے کی ترغیب نہیں ملی۔ مزید برآں، نیفٹھا کو پیٹرول میں منتقل کرنے والے نوٹھیب شدہ آنسو میرائنیشن پلانٹس میں سے ایک نے مالی سال 15ء میں کمرشل آپریشنز شروع کر دیے تھے جس سے کچھ قابل برآمد فاضل بچ گیا تھا۔ آئندہ مہینوں میں بھی ہمیں نیفٹھا کی برآمدات میں بحالی کا امکان نظر نہیں آتا۔ 2015ء اور 2016ء میں بھی کچھ اور آنسو میرائنیشن پلانٹس اپنے آپریشنز شروع کریں گے۔ توقع ہے کہ پیٹرول کی درآمدات

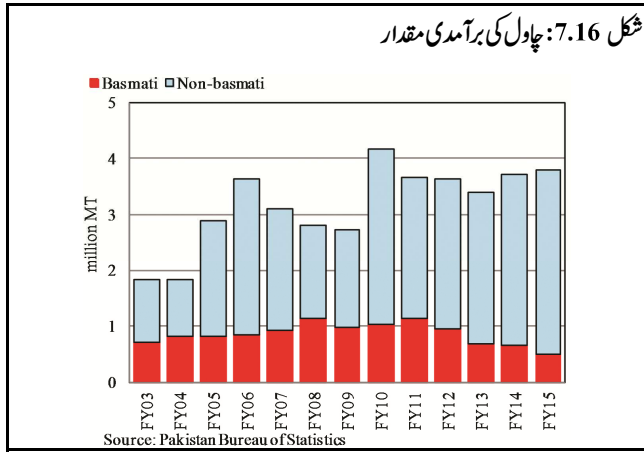
⁵⁰ فیصلہ جولائی میں چین کی تجارتی شراہات جاری ہونے کے بعد سامنے آیا جس میں اس کی برآمدات میں 8.3 فیصد سال کی کمی دکھائی گئی ہے۔

⁵¹ یوان کی قدر میں کمی سے امریکہ، یورپی یونین اور دیگر منڈیوں میں چینی مصنوعات سستی ہو گئیں۔

⁵² درآمدی کپاس کی مصنوعات کے لیے چین کی طلب تیزی سے کم ہو رہی ہے کیونکہ مقامی قیمتیں نرم ہونا شروع ہو گئی ہیں جس سے ملک میں اسپننگ اور ویونگ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ چین 2011-13ء کے درمیان کپاس کے ذخائر میں اضافہ کرتا رہا ہے جس کی وجہ سے ملکی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔ دراصل، چین کی ٹیکسٹائل صنعت عالمی قیمتوں پر پر نیم اداکر رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی مسابقت کافی حد تک کم ہو گئی۔ اس لیے، مقامی کپاس کو استعمال کرنے کے لیے مل والوں نے مہنگی مصنوعات کی پیداوار کے لیے دیگر ممالک سے سوئی دھاگہ درآمد کرنا شروع کر دیا۔ اس پروگرام کے خاتمے سے چین میں کپاس کی قیمتیں بتدریج کمی کے بعد عالمی اوسط سے ہم آہنگ ہو رہی ہیں۔ پاکستان، بھارت اور جاپان قبل ازیں چینی کارخانوں کو دھاگہ اور کپڑا فراہم کر رہے تھے لیکن اب ان کے آرڈر کم ہوتے جا رہے ہیں۔



میں کچھ کی واقع ہوگی کیونکہ نیفٹھا کو استعمال کرتے ہوئے مقامی سطح پر پیٹرول کی پیداوار زیادہ ہو جائے گی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نیفٹھا کی درآمدات میں کی مجموعی تجارتی خسارے پر معمولی اثر پڑے گا۔ خام تیل کی درآمدات 10 برس کے بعد شروع ہوئیں کیونکہ حکومت نے تیل کے پیدا کنندگان کو اضافی مقدار درآمد کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ پاکستان نے تقریباً 474 ہزار ٹن (278 ملین ڈالر کے مساوی) انتہائی ہلکا خام تیل، جو کنڈنسٹ بھی کہلاتا ہے، زیادہ تر سنگاپور کو بھیجا یا۔



اسی طرح، زیورات کی درآمدات میں کمی نے بھی مجموعی تجارتی فرق پر زیادہ اثر نہیں ڈالا کیونکہ زیورات کی بیشتر درآمدات سونے کی درآمد پر مشتمل ہوتی ہے۔ خصوصاً، حکومت سونے کی درآمد کی اجازت صرف اس صورت میں دیتی ہے اگر اسے زیورات میں تبدیل کر کے 180 دنوں میں درآمد کر دیا جائے۔ اس ضمن میں کم از کم مطلوبہ قدر اضافی (محنت) 13 فیصد ہے لیکن درآمدی سونے کی قدر میں 10 فیصد زیاں کی اجازت بھی دی گئی ہے۔⁵³ اس طرح درآمد سے معمولی خالص منافع (زرمبادلہ) حاصل ہوتا ہے۔ وزارت تجارت نے مابانہ درآمدی مقدار کی حد مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ فی سودا لین دین کے حجم پر پابندیاں عائد کی ہیں۔⁵⁴ یہ پابندیاں اس لیے عائد کی گئی ہیں کہ سونا درآمد کرنے کی ادائیگیاں مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے کی جاتی ہیں اس لیے جب بھی سونے کی درآمد بڑھتی ہے اس سے کرب مارکیٹ میں زرمبادلہ پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔⁵⁵

باسمیتی چاول کے مسائل برقرار ہیں

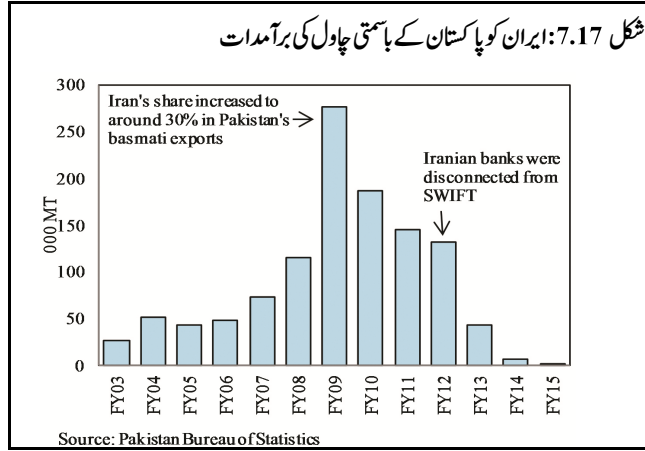
گذشتہ برس کچھ استحکام کے بعد باسمتی چاول کی درآمدات میں کمی کا رجحان برقرار ہے اور مالی سال 15ء کے دوران اس میں 21 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ پاکستان کا باسمتی چاول زیادہ تر خلیج تعاون کونسل کے رکن ممالک خصوصاً متحدہ عرب امارات، عمان اور یمن کو بھیجا جاتا ہے۔ تاہم مؤثر بازار کاری اور تقسیمی نیٹ ورک کی بدولت ان منڈیوں میں چاول کی بھارتی اقسام کا اثر و نفوذ گہرا ہو چکا ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے درآمد کنندگان بھارت سے مسابقت میں پیچھے رہ گئے ہیں کیونکہ گذشتہ پانچ برسوں میں درآمدی مقدار تقریباً نصف رہ گئی ہے (شکل 7.16)۔ چونکہ باسمتی پست یافت والی فصل ہے، اس کے لیے زیادہ پانی درکار ہوتا ہے اور پیداوار مہنگی ہوتی ہے اس لیے کسان بھی باسمتی کے مقابلے میں دیگر اقسام کو ترجیح دے رہے ہیں۔ قبل ازیں جس عامل نے کاشت کاروں کو باسمتی چاول اگانے کی ترغیب دی تھی وہ اس کی بین الاقوامی طلب اور دیگر اقسام کے مقابلے میں بلند اکائی قدریں تھیں، لیکن اب کم ہوتی درآمدات کے باعث اس قسم کی پیداوار کم پرکشش ہو چکی ہے۔

⁵³ جزاؤ زیورات کے لیے 10 فیصد زیاں کی اجازت ہے جبکہ اس کے لیے 13 فیصد قدر اضافی درکار ہوتا ہے۔ سادے زیورات کے لیے 2 فیصد کے زیاں کے ساتھ 12 فیصد قدر اضافی درکار ہے۔ ماخذ: ایس آر او 760 (1)۔

2013ء بتاریخ 2 ستمبر 2013ء وزارت تجارت و ٹیکسٹائل، حکومت پاکستان۔

⁵⁴ ماخذ: ایس آر او 328 (1)، وزارت تجارت حکومت پاکستان۔

⁵⁵ کرب مارکیٹ میں زرمبادلہ کا بوجھ کم کرنے کے لیے حکومت 2013ء اور 2014ء میں سونے کی درآمد پر میعاد پابندیاں عائد کرتی رہی ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے



اس لیے پاکستان کے چاول کی برآمدات کا بڑا حصہ اب غیر باسیتی چاول کی اقسام پر مشتمل ہے اور ان کی کارکردگی میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔⁵⁶ مالی سال 15ء میں بھی غیر باسیتی چاول کی برآمدی مقدار میں 8 فیصد اضافہ ہوا۔ خاص طور پر افغانستان، انڈونیشیا، سنگاپور اور موزمبیق سے ٹوٹا چاول کی طلب مضبوط رہی۔ لیکن پست اکائی قیمتوں کے باعث ان کی قدروں میں زیادہ بحالی نہیں ہو سکی۔

حال ہی میں دو اہم تبدیلیوں کے باعث پاکستان کے چاول کے برآمدی امکانات میں بہتری آئی ہے۔ اول، ایران کا اسٹیٹ سمجھوتہ جس کے بعد توقع ہے کہ اقوام متحدہ اس پر پابندیاں ہٹالے گی۔ ایران دنیا میں باسیتی چاول درآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اور فی الوقت بھارت اس کی درآمدات کا

تقریباً نصف مہیا کرتا ہے۔ اس منڈی میں بھارت کی بالادستی سیاسی نوعیت کی ہے کیونکہ بھارت نے کبھی ایران کے خلاف پابندیوں کی حمایت نہیں کی اور پابندیوں کی مدت کے دوران دونوں ممالک نے ساختہ (Structured) مالی لین دین کے ذریعے دوطرفہ تجارت کو وسعت دی۔⁵⁷ تاہم، پابندیوں کے خاتمے سے ایرانی منڈی پاکستان سمیت کئی دیگر ممالک کے لیے کھل جائے گی۔ بھارتی کاروباری ادارے مشکل وقت کی توقع کر رہے ہیں۔ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 09ء میں پابندیوں سے قبل پاکستان، ایران کی منڈی کو چاول مہیا کرنے والا اہم رسد کنندہ تھا لیکن پابندیوں کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت تقریباً رک گئی تھی (شکل 7.17)۔

دوم، تھائی لینڈ میں شدید خشک سالی کی وجہ سے امکان ہے کہ 2015ء میں چاول کی پیداوار کو نقصان پہنچے گا جو غیر باسیتی اقسام کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے۔ حکومت نے گذشتہ موسم کے مقابلے میں چاول کی پیداوار کے تخمینوں میں تقریباً 9 فیصد کمی کی ہے کیونکہ اس نے کاشت کاروں سے ہوائی میں تاخیر کرنے کی درخواست کی تھی۔ تھائی لینڈ کو پہلے ہی اس چاول میں معیار کے مسائل کا سامنا ہے جس کا ذخیرہ حکومت نے ہنگامی وعدہ اسکیم کے تحت گذشتہ چند برسوں کے دوران کیا تھا۔ بھارت، ویت نام اور پاکستان جیسے دیگر پیدا کاروں کو اس صورت حال سے فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔

کمزوریوں کے باوجود جی ایس پی پلس سے مدد ملی

یورپی یونین میں جی ایس پی پلس حیثیت ملنے سے پاکستان کی برآمدات کو تقویت ملتی رہی۔ یورپی یونین نے گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتاری سے پاکستان سے اپنی خریداریوں میں اضافہ کر دیا (جدول 7.6)۔ اس لیے یورپی یونین کی درآمدی منڈی میں پاکستان کا حصہ زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اگرچہ تیارملہ بوسات (جالی دار اورنٹ ویئر) کو زیادہ فائدہ پہنچا لیکن گھریلو ٹیکسٹائل اجزاء اور چمڑے کے جوتوں کی کارکردگی بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر رہی۔

جیسا کہ جدول 7.7 میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 15ء کے دوران مجموعی درآمدات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ کمزور یورو نے مقامی ساختہ اشیاء کو درآمدات کے مقابلے میں زیادہ مسابقتی بنا دیا تھا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چین اور پاکستان کے برآمد کنندگان نے منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے اپنے مارجن پر سمجھوتہ کیا ہے۔ ان کی ڈالر میں برآمدات میں معتدل نمو ہوئی لیکن مقدار میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بھارت اور ترکی کے لیے مسابقت مشکل ہو رہی ہے۔ جیسا کہ سیکشن 7.5 میں بحث کی جا چکی ہے کئی ابھرتی ہوئی معیشتیں یورپی یونین کی منڈی میں مسابقت برقرار رکھنے کے لیے اپنی کرنسیوں کا انتظام کر رہی ہیں۔

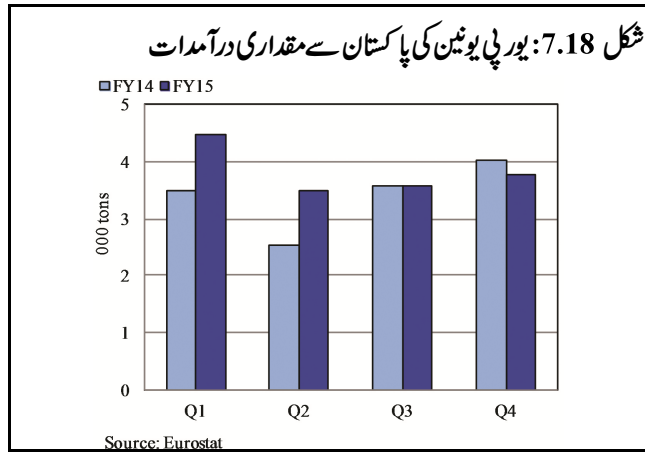
پاکستان کو کبھی اس منڈی میں برآمدات کی سطح برقرار رکھنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ سال کی دوسرے ماہیوں میں اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی میں یورپی یونین کو برآمدات کی مقدار سست ہو گئی اور چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں سال بسال کی دیکھی گئی (شکل 7.18)۔

⁵⁶ چونکہ یہ اقسام باسیتی کے مقابلے میں سستی ہیں، اس لیے یہ کم آمدن والے ممالک جیسے افریقہ، مڈغاسکر، موزمبیق اور تنزانیہ میں مقبول ہیں۔

⁵⁷ نیز بھارت ان چند ممالک میں سے ایک تھا جسے امریکہ کی جانب سے ایرانی تیل کی خریداری میں کمی کے عوض استنادا گیا۔

جدول 7.7: اہم ممالک سے یورپی یونین کی درآمدات (جولائی تا جون)										
شرح نمو (فیصد)		مقدار (ملین ٹن)			شرح نمو فیصد		قدر (ارب امریکی ڈالر)			
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 13ء	FY15	FY14	م 15ء	م 14ء	م 13ء	
4.0	15.1	12.2	11.7	10.2	5.7	18.0	16.7	15.8	13.4	بنگلہ دیش
8.2	14.6	612.3	565.8	493.8	1.7	5.6	395.1	388.6	367.8	چین
4.7	-8.1	176.3	168.4	183.2	-6.1	-0.2	18.1	19.3	19.3	انڈونیشیا
-3.3	-11.3	157.3	162.7	183.5	-4.8	0.0	46.9	49.3	49.3	بھارت
12.4	-3.0	15.3	13.6	14.0	4.8	19.2	7.0	6.7	5.6	پاکستان
4.7	4.1	257.0	245.5	235.9	-3.1	11.3	69.1	71.3	64.0	ترکی
0.7	0.8	16,486.0	16,378.1	16,241.3	-9.5	0.9	2,061.9	2,278.2	2,257.3	کل

ماخذ: یورواسٹیٹ



درآمدات

مالی سال 15ء کے دوران متحرک غیر تیل شعبے کے باعث درآمدات میں 1.7 فیصد نمو ہوئی۔ گذشتہ چار برسوں میں 13 فیصد کی بلند نمو کے باعث غیر تیل درآمدات نے سال کے دوران تیل کی درآمدات میں ہونے والی اتفاقیہ کمی کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا (جدول 7.8)۔ مالی سال 15ء کے دوران اس اضافے کا اہم سبب بلند مالیاتی اخراجات اور اجناس کی کمزور قیمتیں تھیں۔ خصوصاً حکومت نے تعمیرات اور بجلی کی تقسیم میں سرمایہ کاری بڑھادی جس سے متعلقہ سرمائے اور فولاد اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری جیسی ثانوی اشیا کی طلب پیدا ہوئی۔ دریں اثنا، نجی شعبے کی جانب سے تعمیرات میں بھی تیزی دیکھی گئی جس سے منسلک مصنوعات کی درآمد کو تقویت حاصل ہوئی۔

خصوصاً، پہلی سہ ماہی میں ہونے والی درآمدات بوجھ ثابت ہوئیں۔ اس مدت کے دوران درآمدات میں مضبوط نمو ہوئی کیونکہ اہم پھلوں اور سبز یوں کی مقامی رسد کو سیلاب سے نقصان پہنچا تھا۔ پیاز، مٹر، لہسن، انگور اور سیب بھاری مقدار میں درآمد کیے گئے، خصوصاً بھارت سے جس سے ملکی منڈی میں ان کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی۔ قیمتوں میں کمی کی وجہ سے تلی کے بیجوں اور گندم کی درآمد کو بھی تقویت ملی۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ اس مدت کے دوران فولاد اور دیگر اجناس کی درآمد کی سطح بھی غیر معمولی طور پر بلند تھی چونکہ عالمی نرخوں میں کمی کارخانہ دار درآمد کنندگان نے قیمت میں استرداد کی توقع کے باعث آرڈر کی بکنگ کر لی تھی۔ یہ دباؤ دوسری سہ ماہی سے ختم ہو گیا تھا جب زرعی اجناس کی ملکی رسد معمول پر لوٹ آئی اور یہ واضح ہو گیا کہ پست عالمی قیمتیں برقرار رہیں گی۔ سال کی دوسری ششماہی میں غیر تیل اجزاء کی درآمد میں نمو اس لیے پست تھی (جدول 7.8)۔

تعمیراتی سرگرمی میں تیزی

سال کے بیشتر حصے میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کی بلند سطح کے باعث مالی سال 15ء کے دوران ملک کی تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی دیکھی گئی⁵⁸ جس کے نتیجے میں سال کے دوران فولاد، فولادی اسکرپ، دھات کی رولنگ اور ڈھالنے کی مشینری، لوڈنگ ڈھانچے (جیسے لفٹ یا ایسکے لیٹرز)، تعمیراتی مشینری اور فولاد و دیگر صنعتوں میں استعمال ہونے والے کیمیکلز وغیرہ جیسے متعدد اجزاء کی درآمد میں اضافہ ہو گیا۔

فولاد کی درآمدات میں مضبوط ترین اضافہ ہوا جس میں 31.1 فیصد نمو ہوئی۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات کے علاوہ پاکستان اسٹیل میں اشیا سازی کی سرگرمی کی بحالی سے بھی درآمدات پر دباؤ پڑا، جسے حکومت نے سال کے ابتدائی مہینوں میں تیل آؤٹ کیا تھا۔ بیشتر طلب ہاٹ رولڈ کواٹل، لائن پائپ، جست کی پلٹیوں اور بعض نیم تیار مصنوعات سے

⁵⁸ مالی سال 15ء کے دوران تعمیراتی سرگرمی میں 7.05 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اے پی ایم اے کے ڈیٹا کے مطابق مالی سال 15ء میں سینٹ کی مقامی فروخت میں 7.9 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جدول 7.8: درآمدی قدر (ملین امریکی ڈالر)						
مکمل سال		دوسری ششماہی		پہلی ششماہی		
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	
45,852	45,073	21,707	23,402	24,145	21,671	مجموعی
11,695	14,861	4,748	7,324	6,947	7,537	پیٹرولیم مصنوعات
34,157	30,212	16,959	16,078	17,198	14,134	غیر پیٹرولیم مصنوعات
2,865	2,184	1,482	1,263	1,383	922	فولاد
7,418	6,458	3,774	3,531	3,644	2,927	مشینری
5,028	4,244	2,218	2,196	2,810	2,047	غذا
2,700	2,214	1,409	1,083	1,291	1,131	گاڑیاں
سال بساں (فیصد میں)						
مکمل سال		دوسری ششماہی		پہلی ششماہی		
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	
1.7	0.3	-7.2	1.6	11.4	-1.1	مجموعی
-21.3	-0.8	-35.2	0.8	-7.8	-2.2	پیٹرولیم مصنوعات
13.1	0.8	5.5	2.0	21.7	-0.6	غیر پیٹرولیم مصنوعات
31.1	-3.6	17.4	2.9	50.0	-11.3	فولاد
14.9	13.1	6.9	27.1	24.5	0.0	مشینری
18.5	1.3	1.0	8.5	37.3	-5.3	غذا
21.9	-7.5	30.1	-14.4	14.1	0.2	گاڑیاں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

آئی۔ ان اجزا کو جہازوں، ذخیرہ کاری کے ٹینک، پانی و گیس کی ترسیل کے پائپ، اور کولڈ رولڈ پراڈکٹ، جسے تعمیراتی سرگرمی میں استعمال کیا جاتا ہے، کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ درآمدات کا مقصد فکریل گاڑیوں خصوصاً ٹرکوں کے لیے رسدی سامان مہیا کرنا تھا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات اس وقت کی گئیں جب عالمی قیمتوں میں کمی شروع ہو گئی تھی۔ اس مدت کے دوران عالمی منڈی میں سب سے بڑے برآمد کنندہ چین کے سستے فولاد کا سیلاب آ گیا تھا کیونکہ اسے زائد پیداوار اور اندرون ملک کمزور ہوتی طلب سے نمٹنا تھا۔⁵⁹ خام مال کی لاگت نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ بنیادی خام مال خام لوہے کی قیمت آسٹریلیا کی جانب سے پیداوار میں اضافے سے مزید کم ہو گئی⁶⁰ جبکہ دنیا میں لوہے اور فولاد کے پانچویں بڑے برآمد کنندہ روس کی جانب سے بھی عالمی منڈی میں فولاد کی بھاری مقدار فراہم کی گئی کیونکہ کمزور روپیل نے روسی مصنوعات کی ڈالر میں قیمت کو کم کر دیا تھا۔

فولاد کی عالمی قیمتوں میں گراؤ کئی درآمدی ممالک میں تجارت کے تحفظ کی متقاضی تھی۔ مثلاً، بھارت نے جنوری میں چینی فولاد کے متعدد درجوں پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کر دی، یورپی یونین نے مارچ میں چین سے چادر، کواٹل اور پیٹوں کی درآمد پر 25.2 فیصد ٹیرف عائد کیا اور انڈونیشیا نے مئی 2015ء میں درآمدی ڈیوٹی 5 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کر دیا تھا۔ ایران، مصر اور میکسیکو نے بھی فولاد کی مقامی صنعت کو تحفظ دینے کے اقدامات کیے۔ پاکستان بھی ان ممالک سے پیچھے نہیں رہا۔

مقامی صنعت کے خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے درآمدی خام مال نے پست معیار کے اسکرپ کی جگہ لے لی جسے جہاز شکنی کی سرگرمی سے جمع کیا جاتا ہے۔ درآمدی فولاد نے فولاد پگھلانے والے مقامی کارخانوں کے پیدا کردہ اجزا کو بھی بے وقعت کر دیا تھا۔ اس لیے حکومت نے جنوری 2015ء میں مقامی صنعت کو تحفظ دینے کے لیے فولاد کی بعض مصنوعات پر 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی تھی۔ تاہم، جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے اس فیصلے سے مقامی فریقوں کے درمیان بحث چھڑ گئی۔ ایک جانب فولاد پگھلانے والے مقامی اشیا سازوں نے فیصلے کی تعریف کی جبکہ دوسری جانب فولاد کی مقامی ری رولنگ کرنے والوں نے شکایت کی کہ ڈیوٹی بعض ایسی مصنوعات (جیسے سریا) پر بھی عائد کی گئی جس میں پاکستان خود کفیل نہیں ہے۔

مشینری

مالی سال 15ء کے دوران توانائی کے شعبے میں سرکاری سرمایہ کاری میں اضافے سے مشینری کی درآمدات تیزی سے بڑھ گئیں۔⁶¹ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی طلب سب سے زیادہ تھی جو سال کے دوران مشینری کی درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے کا تقریباً 30 فیصد بنتی ہے۔ بجلی کی ترسیل کی مشینری، دھات کی رولنگ، ایئر ان ٹیک فلٹرز اور کپرسرزی کی طلب بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں مضبوط رہی۔ تاہم، ٹیکسٹائل اور ٹیلی کام کے شعبوں میں معمولی سرمایہ کاری آئی ہے کیونکہ ان شعبوں میں استعمال شدہ مشینری کی درآمد گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھی۔

⁵⁹ چین دنیا کے فولاد کی رسد کا نصف سے زائد پیدا کرتا ہے۔

⁶⁰ آسٹریلیا دنیا میں خام لوہے کا سب سے بڑا پیدا کنندہ اور برآمد کنندہ ہے۔ 2014ء میں آسٹریلیا نے خام لوہے کی عالمی طلب کا نصف حصہ فراہم کیا تھا۔

⁶¹ حقیقی لحاظ سے بجلی کی پیداوار اور تھرم میں سرمایہ کاری میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 23.0 فیصد اضافہ ہوا۔ گذشتہ برس اس میں 27.0 فیصد کی بھاری کمی ہوئی تھی۔

خوردنی تیل کا مسئلہ

مالی سال 15ء کے دوران پام آئل کی درآمدات مسلسل تیسرے سال کی بعد 1.8 ارب ڈالر پر آگئیں۔ پام آئل کی درآمدی مقدار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے لیکن پست قیمتوں کے باعث اس کی درآمدی قدر کم ہو چکی ہے۔ جیسا کہ دیگر اجناس کے ساتھ ہوا ہے چین کی گرتی ہوئی طلب (بھارت کے بعد دوسرا بڑا خریدار) عالمی قیمتوں میں کمی کا باعث بنی ہے۔

اس سے قطع نظر، تیل کے بیجوں کی درآمد میں تیزی سے اضافے نے خوردنی تیل کی درآمدی قدر میں کمی کا اثر زائل کر دیا۔⁶² پست اکائی قدروں کے باوجود روغنی بیجوں کی درآمدی مقدار میں تین گنا اضافے کے باعث سال کے دوران درآمدی بل پر 400 ملین ڈالر اضافی بوجھ پڑا۔ بیشتر اضافہ تلی میں دیکھا گیا جن میں پست یورک ایسڈ (کینیڈا کی قسم) ہوتا ہے، جسے دیگر اقسام سے صحت مند سمجھا جاتا ہے۔⁶³

جیسا کہ دوسرے باب میں بیان کیا گیا ہے، ریفائن تیل اور گھی کی پیداوار سال کے دوران پست رہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں خوردنی تیل کی صنعت نے خام پام آئل اور تلی کے بیجوں کے ذخائر بڑھانے کے لیے اس کی کم قیمتوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

ٹرانسپورٹ کی مالیاتی اعانت

ٹرانسپورٹ کے شعبے کو بھی مالیاتی اخراجات سے فائدہ پہنچا ہے: (i) پنجاب حکومت نے اپنا روزگار اسکیم کے تحت سال میں 19,893 کاریں (سوزوکی بولان اور پک اپس) تقسیم کیں⁶⁴ (ii) سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں پاکستان ریلویز کے لیے مختص رقوم میں اضافہ کیا گیا تاکہ زیادہ گنجائش کی بوگیوں، ڈیزل برقی انجن اور دیگر کو چڑکی خریداری کی جا سکے⁶⁵ (iii) حکومت نے ڈرائی لیز پر طیاروں کی خریداری کے لیے پی آئی اے کو 14.6 ملین ڈالر فراہم کیے⁶⁶ اور (iv) مالی سال 15ء کے وفاقی بجٹ میں 1800 سی سی پلس کاروں پر ڈیوٹی کو نرم کیا گیا۔

اس کے نتیجے میں کاروں کی درآمدات میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 21.7 فیصد نمو ہوئی۔ بیشتر اضافہ مسافر کاروں کی مقامی اسمبلنگ میں تیزی کے باعث الگ الگ پوزوں کی شکل میں ریس کے ڈی کی درآمد میں دیکھا گیا۔ مالیاتی اخراجات کے علاوہ عوام میں نئی نسل کی کرولا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت بھی ملک میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں اضافے کا ایک اور اہم عامل تھا۔ استعمال شدہ کاروں کی درآمد بھی مضبوط رہی۔

کاروں کی طرح طیاروں، ریلوے کے پوزوں میں بھی مالی سال 15ء کے دوران اضافہ دیکھا گیا۔ ٹرانسپورٹ کے زمرے میں کمی دکھانے والا واحد شعبہ بحری جہاز اور دیگر رواں ڈھانچے تھے۔ اس زمرے کی درآمدات میں کمی عالمی منڈی میں سستے فولادی اسکرپ کی دستیابی کی عکاس ہے جس سے ملک میں جہاز شکنی کی صنعت کو نقصان پہنچا ہے۔

پیٹرولیم

مالی سال 15ء کے دوران پاکستان کی پیٹرولیم درآمدات کی قدر میں 3.2 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی۔ یہ ملک کے درآمدی بل میں ہونے والی سب سے بڑی کمی ہے جس کا سبب تیل کی عالمی منڈی میں کساد بازاری ہے۔ حیران کن طور پر تیل کی کم قیمتوں کے باوجود سال کے دوران پاکستان کے مجموعی تیل کے استعمال میں صرف 6.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 9.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سے سال کے دوران تھریل پیداوار کے لیے تیل کے کم استعمال کی عکاسی ہوتی ہے۔ فرنس آئل کو منہا کر دیں تو سال کے دوران پیٹرولیم⁶² مالی سال 12ء میں بلند قیمتوں کے باعث پام آئل کی درآمد 2.3 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھی۔ تب سے اس کی درآمد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

⁶³ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران چین کے پام آئل کی درآمدات میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 32.7 فیصد کمی واقع ہوئی (ماخذ آئی ٹی سی)۔ چین کے عامل کے علاوہ پام آئل کی قیمتوں کو حلیاتی ڈیزل کی پیداوار میں کم استعمال کی وجہ سے بھی کم سامنا ہے۔

⁶⁴ جنوری تا جون 2015ء کی مالی رپورٹ کے مطابق پاک سوزوکی کے پاس اس مدت کے دوران اپنا روزگار اسکیم کے تحت 19,893 کاریں تھیں۔ کمپنی کو امید ہے کہ وہ آخر فروری 2016ء تک 50,000 کاروں کا ہدف پورا کر لے گی۔

⁶⁵ مالی سال 14ء کے دوران پاکستان ریلوے پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں سے 28 ارب روپے خرچ کیے گئے جو مالی سال 15ء میں بڑھ کر تقریباً 40 ارب روپے ہو گئے (ماخذ: بجٹ کا مختصر جائزہ 2014-15ء اور 2015-16ء)۔

⁶⁶ 2015ء کے لیے پی آئی اے کی پہلی سرمایہ رپورٹ کے مطابق چھوٹی جسامت کے 10 طیاروں، پانچ اے ٹی آراور دو چوڑی جسامت والے طیاروں کو لیز پر لینے کے عمل کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

جدول 7.9: منتخب صارفی اشیا کی درآمد			
ملین امریکی ڈالر			
م 15ء	م 14ء	م 13ء	
تیار غذائی اشیا			
109.6	92.3	67.3	مسالے
6.6	5.0	3.8	بسکٹ/کیک/پاستا/بریڈا
8.2	9.1	3.7	فٹائر کا پیسٹ/تیار شدہ/مخلوط کیماٹی اجزا
26.6	24.3	23.0	مشروبات بشمول جوس
گھریلو اجزا			
16.9	11.3	9.5	کچن کا سامان
74.5	50.6	43.7	بچہ گاڑیاں/اکھولنے/گیر
الیکٹرانک سامان			
11.2	9.9	8.0	گرائنڈر/جوس/کسر
114.5	30.3	75.9	لیپ ٹاپ
11.9	2.5	0.9	ٹی وی
722.9	613.3	613.2	موبائل فون
14.6	10.9	7.8	ریبوت کنٹرول/آلہ سماعت
23.9	20.9	13.8	ایئر کنڈیشنر
7.6	5.8	5.6	ریفریجریٹرز
19.3	13.8	11.4	برقی پنکھے
99.0	110.0	72.6	باب
مکان کی تعمیر			
16.2	21.3	15.0	سرامک ٹائلز اور اینٹیں
6.2	4.7	3.3	سینٹری فلچر
ذاتی نگہداشت			
160.8	129.3	111.2	قدرتی تیل/پرنیم
22.0	15.1	11.4	میک اپ/حسن
41.8	31.9	22.7	بالوں کا سامان
33.2	25.1	16.5	شیپو
10.7	7.4	5.3	آفٹیشیو/ٹوائٹلٹ کا سامان
190.6	167.5	137.5	دھونے کا ڈیزل جنٹ/صابن
1,749	1,412	1,283	کل
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

کی فروخت دگنی رہی ہے۔⁶⁷ ٹرانسپورٹ کا ایندھن سب سے پرکشش پراڈکٹ تھی اور حکومت نے سال کے دوران پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں خاصی کمی کی ہے۔⁶⁸ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں پٹرول انیسپورٹ کے ایندھن کی قیمتوں میں پر خام تیل کی قیمتوں کے اثرات کی منتقلی مضبوط ترین تھی⁶⁹ خصوصاً پیٹرول کی طلب مضبوط رہی کیونکہ کاروں کی فروخت میں گزشتہ دو برسوں کی مندی کے بعد تیزی آگئی تھی۔⁷⁰ سی این جی کی پست دستیابی اور ایندھنوں میں قیمتوں کا کم ہوتا ہوا فرق بھی ملک میں پیٹرول کی طلب بڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔

پیٹرول کی بیشتر طلب کو درآمدات سے پورا کیا گیا کیونکہ ملکی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔⁷¹ سال کی پہلی ششماہی کے دوران مقامی ریفائنریوں کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ انہیں گردش کرنے کی وجہ سے سیالیت کے مسائل کا سامنا تھا۔ ریفائنریاں غیر ضروری نقصانات سے بچنے کے لیے خام تیل کی درآمد سے گریزاں تھیں کیونکہ تیل کی قیمتوں میں غیر یقینی صورت حال موجود تھی۔ اس لیے، سال کی چوتھی سہ ماہی کے دوران خام تیل کی درآمد میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے۔⁷²

صارفی اجزا مالی سال 15ء کے دوران صارفی اجزا کی درآمد بھی بڑھ گئی۔ پاکستان قدر اضافی کی حامل غذائی مصنوعات، ذاتی نگہداشت، برقی سامان اور دیگر گھریلو اجزا کی درآمد پر کروڑوں ڈالر خرچ کرتا ہے (جدول 7.8)۔ ملک میں پیداواری سرگرمی کے ساتھ کوئی براہ راست ربط نہ ہونے کی وجہ سے جب درآمدات میں کمی کی پالیسیوں پر عمل درآمد کیا جائے تو کٹوتی میں یہ اجزا سرفہرست ہوں گے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ پاکستان میں ایسی اشیا صرف سرکاری ذرائع سے درآمد نہیں کی جاتیں بلکہ یہ اجزا پاکستان میں افغان ٹرانزٹ ٹریڈ، دینی کے سمندری راستوں (حوالہ پر مبنی کارکنوں کی ترسیلات زر کے بدلے) اور یا پیشہ ور مسافروں (کھپیپ لے جانے والوں) کے ذریعے داخل ہوتی ہیں جو ان اشیا کو ذاتی سامان کے طور پر لے جاتے ہیں۔

67 فرانس آئل کے علاوہ مالی سال 15ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 12 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس 6 فیصد تھی۔

68 اسی سے سی کے مطابق مالی سال 15ء میں پیٹرول کی فروخت میں 20.8 فیصد جبکہ ہائی اسپیڈ ڈیزل کی فروخت 9.8 فیصد بڑھی تھی۔

69 تفصیلات کے لیے دیکھیے 2014-15ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ۔

70 مالی سال 13ء اور مالی سال 14ء میں بالترتیب 24.5 فیصد اور 0.6 فیصد کی بعد مالی سال 15ء میں کاروں کی فروخت میں 28.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

71 جولائی تا جون مالی سال 15ء کے دوران تینٹھٹھائی پیٹرول میں منتقلی میں اضافے کے باوجود ریفائنریوں کی جانب سے پیٹرول کی پیداوار میں صرف 1.1 فیصد سال براب کا اضافہ ہوا۔

72 جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 8.5 فیصد کی بعد مالی سال 15ء کی چوتھی سہ ماہی میں خام تیل کی درآمدات میں 7.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔

ان میں سے بیشتر مصنوعات کے لیے ہلکی ٹیکنالوجی درکار ہوتی ہے اس لیے مقامی اور درآمدی اقسام کے متبادل میں خاص فرق موجود ہو سکتا ہے۔ تاہم، تین اہم عوامل کی وجہ سے یہ تبدیل ممکن نہیں ہوتا :

(i) غیر ملکی مصنوعات کی انڈر انوائسنگ / اسمگلنگ سے مقامی مصنوعات کو غیر ضروری مسابقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سرمایہ کاروں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے کہ وہ نئے کارخانے لگائیں یا اپنے کاروبار کو توسیع دیں جس سے طلب و رسد کے درمیان فرق مزید وسیع ہو جاتا ہے۔

(ii) مقامی مصنوعات میں تنوع اور اقسام کا فقدان ہوتا ہے اس لیے مہنگی اشیاء استعمال کرنے والے صارفین درآمدی اقسام کو ترجیح دیتے ہیں۔ مثلاً، برتن، سرائس اور سینٹری کے فکسچر جیسی گھریلو اشیاء میں رنگوں اور بناؤ کی وسیع اقسام کے باعث یہاں یورپی برانڈز کے صارفین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

پاکستان میں اشیاء سازی کے کارخانے زیادہ تر جم میں چھوٹے ہیں اور اس لیے چینی مصنوعات کی پست لاگت اور بڑے پیمانے کی پیداوار کے ساتھ مسابقت کرنا نہ صرف مشکل بلکہ صفر ٹیرف کے باعث تقریباً ناممکن ہے۔

ضوابطی حکام اور نجی شعبہ دونوں اس ضمن میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر مقامی صنعت کو منافع بخش رکھنا ہے تو اشیاء کی سرحد پار اسمگلنگ کو روکا جائے۔ اسی طرح، تجارتی پالیسیوں اور سمجھوتوں میں بھی ضروری تبدیلیاں کی جانی چاہئیں تاکہ انہیں ملک میں اشیاء سازی کو فروغ دینے کے لیے فائدہ مند بنایا جاسکے۔ دوم، اشیاء سازوں کو بھی چاہیے کہ وہ خود کو منڈی کی بدلتی ہوئی حرکیات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کر کے مقامی منڈی پر دوبارہ غلبہ حاصل کر لیں۔ بدلتے ہوئے انداز اور ذوق کے مطابق مصنوعات کی مقامی پیداوار کے لیے سرمایہ کاریاں ضروری ہیں۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے مقامی صارفین کو معیاری مصنوعات کی پیشکش کے لیے ٹیکنالوجی اور افرادی قوت کی استعداد کو بڑھایا جائے۔ اس ضمن میں بیرونی اشتراک سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اس کا آغاز صنعتی پالیسی سے کیا جانا چاہیے۔ اگر ان شعبوں کی نشاندہی کر لی جائے جس پر مستقبل میں نمو کی بنیاد رکھنی ہے تو پھر تجارت، قرضہ، مالیات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے متعلق تمام جزوی پالیسیوں کو یکجا ہو کر ان شعبوں کی اعانت کرنی چاہیے۔ تب ان شعبوں کو ہر قسم کی ضوابطی اعانت فراہم کی جاسکتی ہے خواہ وہ تجارتی سمجھوتوں کے تحت تحفظ کی شکل میں یا سرمایہ کاری کی ترغیبات ہوں، اہم بات یہ ہے کہ ان میں نمو ممکن بنائی جائے۔ تب ہی پاکستان کے طویل مدتی تجارتی عدم توازن کو درست کر کے ملک کو نمو کی راہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے۔